عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّت کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوّت

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۹ | ۷ تا ۱۴ ربیع الثانی ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰ نومبر ۲۰۲۰ء | شمارہ: ۴۴

عقیدۂ ختمِ نبوّت پر ایمان اور اس کے تقاضے

توہینِ رسالت

اسلاموفوبیا کا شاخسانہ

اسوۂ رسولؐ اور تعلیماتِ نبوی

انسانیت کو درپیش مسائل و چیلنجز کا حل

مولانا قاری محمد ادریس ہوشیارپوریؒ کی رحلت

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

یہ فلیٹ مرحومہ کا ترکہ شمار نہیں ہوگا

س:...... میں نے اپنی بیوی سے مل کر ایک جوائنٹ اکاؤنٹ کھولا جس میں میرے اور اہلیہ دونوں کے پیسے اکٹھے ہوتے تھے، ہم دونوں ضرورت کے وقت اس کاؤنٹ سے رقم نکال کر اپنے استعمال میں لاتے رہے۔ میرا ایک فلیٹ تھا وہ میں نے بیچا، تو اس کی رقم میرے پاس آ گئی، اسی طرح میرے والد مرحوم کے انتقال کے بعد جب ان کا ذاتی مکان فروخت ہوا اور ان کی وراثت تقسیم کی گئی، اس وارثت سے بحیثیت بیٹا کچھ رقم میرے حصے میں آئی، ان دونوں رقموں سے میں نے ایک مکان خریدا۔ اہلیہ کو خوش کرنے کے لئے میں نے فلیٹ کے کاغذات میں اس کا نام ڈال دیا تھا، لیکن میری اہلیہ ہمیشہ یہ کہتی رہتی تھی کہ میں اس مکان کا میں کیا کروں گی یہ تو آپ کا اور بچوں کا ہے اور اللہ پاک شاہد ہے کہ یہ مکان میں نے اپنے اور بیوی بچوں کے لئے خریدا تھا، میری بیوی اس کی مالکہ نہیں تھی، وہ ہمیشہ یہ کہتی تھی کہ کاغذات پر دستخط کرنے سے کیا ہوتا ہے؟ چیز تو آپ کی ہے، میری نہیں۔ اب میری اہلیہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ شرعاً یہ پورا مکان میرا تصور ہوگا یا اس میں میری مرحومہ بیوی کا بھی حصہ ہے؟ شرعی لحاظ سے جواب عنایت فرمائیں۔

ج:...... بصورت مسؤلہ اگر یہ بات واقعتاً درست ہے کہ آپ نے اپنی اہلیہ مرحومہ کو مذکورہ فلیٹ کا مالک نہیں بنایا تھا بلکہ محض خوش کرنے کے لئے کاغذات میں ان کے نام کر دیا تھا، جیسا کہ سوال میں درج ہے تو اس صورت میں یہ مکان آپ ہی کی ملکیت ہے، یہ آپ کی اہلیہ مرحومہ کے ترکہ میں شمار نہ ہوگا اور نہ ہی مذکورہ ورثاء میں سے کسی وارث کو اس میں مطالبہ کا حق حاصل ہوگا۔

بالوں کو سیاہ رنگ کرنا

س:...... کیا مرد و عورت کو بالوں میں کالا رنگ کرنا جائز ہے یا اس کے علاوہ دوسرے رنگ مثلاً براؤن، گرے، گولڈن وغیرہ کرنا جائز ہے؟

ج:...... کالا رنگ استعمال کرنا مکروہ تحریمی ہے، خواہ مرد ہو یا عورت۔ اس کے علاوہ دوسرے رنگ استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

عورت کے لئے چہرے کے بال صاف کرنا

س:...... عورت کے لئے چہرے کے بال صاف کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج:...... عورت کے لئے چہرے کے بال صاف کرنا جائز ہے اور اگر داڑھی مونچھ کے بال نکل آئیں تو ان کو صاف کرنا مستحب ہے۔ بھنویں بنوانا یا انہیں باریک کرنا جائز نہیں۔

مصنوعی بالوں کا استعمال

س:...... بازار میں مصنوعی بال ملتے ہیں، مثلاً وِگ وغیرہ بنی ہوئی ہوتی ہے، کیا عورتیں اپنے بالوں میں یہ لگا سکتی ہیں تا کہ بال بڑے معلوم ہوں؟

ج:...... اگر یہ بال انسان کے ہوں تو ان کو لگانا گناہ کبیرہ ہے، کیونکہ حدیث شریف میں لعنت وارد ہوئی ہے اور اگر کسی دوسری چیز سے بنے ہوئے ہوں یا کسی جانور کے ہوں تو جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوّۃ

مجلس ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۹ ۷ تا ۱۴ ربیع الثانی ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰ نومبر ۲۰۲۰ء شمارہ: ۴۴

اس شمارے میں!

آزاد کشمیر اسمبلی میں مسلمانوں کی قادیانیوں کے ساتھ شادیاں روکنے کی قرارداد منظور......	۴	محمد اعجاز مصطفیٰ
توہین رسالت اسلاموفوبیا کا شاخسانہ!	۶	مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی
اسوۂ رسول اور تعلیماتِ نبوی....	۹	جناب لیاقت بلوچ صاحب
عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان اور اس کے تقاضے	۱۲	مولانا محمد نعمان نعیم
مولانا قاری محمد ادریس ہوشیار پوریؒ کی رحلت	۱۴	غلام نبی مدنی
عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس، چناب نگر	۱۶	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
پروفیسر مولانا عبداللطیف، جوہر آباد	۲۱	صاحبزادہ حافظ عثمان غنی
خاکوں کی خاک	۲۳	مفتی عبدالصمد ساجد
فتنۂ قادیانیت کی مختلف شکلیں	۲۵	سیّد ساجد شاہ

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بنیاد
امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019 (انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر)
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT **0010010964710018**
IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018 (انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر)
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

آزاد کشمیر اسمبلی میں مسلمانوں کی قادیانیوں کے ساتھ شادیاں روکنے کی قرارداد منظور

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اخبارات کی خبروں کی مطابق آزاد کشمیر اسمبلی نے یہ قرارداد منظور کی ہے کہ مسلمانوں کی قادیانیوں کے ساتھ شادیاں روکی جائیں، اور یہ بھی مطالبہ کیا کہ اس قبیح اور گھناؤنے عمل کے خلاف موثر قانون سازی کی جائے اور اس جرم میں ملوث افراد کے لئے سزا مقرر کرنے کا مطالبہ کیا، اور یہ بھی کہا گیا کہ غیر مسلموں کے ازدواجی بندھنوں کی علیحدہ رجسٹریشن کو قانون کے تحت لازمی قرار دیا جائے اور مسلمانوں کے نکاح کے رجسٹر میں ایک اضافی کالم بطور خاتم النبیین حضرت سیّدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر مطلق اور کامل ایمان کا اقراری حلف نامہ شامل کیا جائے۔ تفصیلات اس درج ذیل خبر میں ملاحظہ فرمائیں:

’’مظفر آباد (پ ر) آزاد جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی نے قادیانیوں کے ساتھ مسلمانوں کی شادیوں کی روک تھام کے لئے حکومتی سطح پر اقدامات کی قرارداد منظور کی ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ بعض جگہوں پر جانتے بوجھتے ہوئے اور بعض جگہوں پر دھوکے سے مسلمانوں اور مرزائیوں کے مابین ازدواجی بندھن باندھے گئے ہیں اور اگر اس پر کوئی قانونی روک نہ لگائی گئی تو آئندہ بھی ایسے ہوتا رہنے کے خدشات اس لئے موجود ہیں کہ قادیانی اپنی شناخت چھپا کے اور خود کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں سے رشتہ داریاں کر لیتے ہیں، جبکہ آزاد جموں وکشمیر کے عبوری آئین ۱۹۷۴ء کی رو سے قادیانی گروپ و لاہوری گروپ کے افراد غیر مسلم ہیں اور یہ ایسے غیر مسلم ہیں کہ جو اہل کتاب کے زمرے میں بھی نہیں آتے ہیں بلکہ منحرفین کتاب غیر مسلم ہیں، لہٰذا قادیانیوں کے ساتھ مسلمانوں کے ازدواجی بندھن بدرجہ اولیٰ منع ہونے چاہئیں۔ قرارداد میں اس قبیح اور گھناؤنے عمل کے خلاف موثر قانون سازی، جرم میں ملوث افراد کے لئے سزا مقرر کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا۔ قرارداد میں کہا گیا کہ غیر مسلموں کے ازدواجی بندھنوں کی علیحدہ رجسٹریشن کو قانون کے تحت لازماً قرار دیا جائے اور مسلمانوں کے نکاح کے رجسٹر میں ایک اضافی کالم بطور خاتم النبیین حضرت سیّدنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر مطلق اور کامل ایمان کا اقراری حلف نامہ شامل کیا جائے۔

قرارداد کے مطابق آزاد جموں وکشمیر کے تعلیمی نصاب میں کے پی کے کی اسمبلی کی قانون سازی کی طرز پر ایسی تبدیلیوں اور اضافے کی ضرورت ہے، جس سے نوجوان نسل کے علم میں آئے کہ عقیدۂ ختم نبوت کیا ہے، مسلمانوں کا اصل عقیدہ کیا ہے اور قادیانی کس دجل وفریب کے ساتھ مسلمانوں کو اپنے عقیدہ سے پھیرنے کی مذموم کوشش کرتے ہیں۔‘‘

(روزنامہ اسلام کراچی، ۳۰/اکتوبر ۲۰۲۰ء)

قادیانیوں کے ساتھ مسلمانوں کے نکاح کے عدم جواز کے متعلق کفایت المفتی میں موجود یہ فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

’’.... مستفتی کی نصیحت کہ حق بات صاف صاف ظاہر کردی جائے، بسر وچشم مقبول ومنظور ہے، مرزا غلام احمد قادیانی.... باوجود اتباع قرآن وحدیث کے طویل وعریض دعووں.... قرآن وحدیث کے منکر، محرف ومبدل ہیں۔ انبیاء کی توہین، قرآن پاک کی توہین، رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی توہین، علمائے مجتہدین پر سب وشتم ان کے کلام میں اس قدر کہ آفتاب نیم روز کی طرح واضح ہے، اجماع کے وہ مخالف ہیں اور جو شخص کہ قرآن وحدیث کے احکام منصوصہ صریحہ کا خلاف کرے، انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کرے، قرآن پاک کی اہانت کرے، قرآن مجید کے مضامین متفق علیہا کو بدل دے، اجماع کا خلاف کرے، وہ یقیناً کافر ہے، اگرچہ وہ اپنے مسلمان ہونے کا کتنا ہی لمبا چوڑا دعویٰ کرے...!

مرزا قادیانی خود اپنی تصنیفات میں تمام مسلمانوں کو جو ان دعووں کو نہیں مانتے، بلکہ منکر یا متردد بھی ہیں، کافر کہتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو مرزائیوں کے لئے ناجائز وحرام بتاتے ہیں۔ (دیکھو حاشیہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، ص:۲۸، خزائن، ج:۱۷، ص:۶۴)

ان کے جانشین خلیفہ ثانی مرزا محمود قادیانی نے اخبار ’’فاروق‘‘ میں جو قادیان سے نکلتا ہے، اپنا مضمون شائع کرایا ہے، اس میں احمدیوں کو فرماتے ہیں کہ: ’’تمہارے لئے قطعی حرام ہے کہ مرزا قادیانی کے منکروں کے جنازے کی نماز پڑھو اور ان کے ساتھ مناکحت یعنی رشتے ناطے کرو۔‘‘

پھر تعجب ہے کہ مرزائی کس منہ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ مرزا کو باوجود اقرار قرآن وحدیث وتوحید ورسالت کے کافر کیوں کہا جاتا ہے؟ وہ خود اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ انہوں نے کروڑوں مسلمانوں کو جو توحید ورسالت وضروریاتِ اسلام کے معتقد ومقر ہیں، اور ان میں ہزاروں لاکھوں علماء ومشائخ اور صوفیہ ہیں، کیسے کافر بنادیا...؟

اس سوال کے جواب کے لئے جو مستفتی نے دریافت کیا ہے، مرزا محمود قادیانی کا فتویٰ کافی ہے کہ کسی احمدی لڑکے کا غیر احمدی لڑکی سے نکاح نہیں ہوسکتا، قطعی حرام ہے اور مرزائیوں پر اس فتویٰ کا تسلیم کرنا لازم ہے، کیونکہ مرزا قادیانی اپنے تمام منکرین اور متر ددین کو کافر بتاچکے ہیں۔.... واللہ اعلم۔‘‘ (کفایت المفتی، ج:۵، ص:۱۹۶ تا ۱۹۸)

ہم سمجھتے ہیں کہ آزاد کشمیر کی قانون ساز اسمبلی کے اراکین نے یہ ایک اہم نکتہ اٹھایا ہے۔ اس لئے کہ ایک مسلم اور غیر مسلم کی آپس میں مناکحت کو قرآن وسنت اور اسلام نے حرام اور ممنوع قرار دیا ہے تو اس اہم مسئلہ کی طرف فوری توجہ دی جائے اور قرارداد میں موجود تمام شقوں پر ضرور عمل درآمد کرایا جائے۔ ہم حکومت پاکستان سے بھی یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ پاکستان میں رائج نکاح رجسٹر میں حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے حلف کے لئے ایک شق کا اضافہ کیا جائے، تاکہ نکاح کے وقت مسلمان دلہا اور دلہن سے اس حلف نامہ پر بھی دستخط کرائے جائیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

توہین رسالت اسلاموفوبیا کاشاخسانہ

مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی

ایک بار پھر اہل مغرب نے اسلام کی پیٹھ میں چھرا گھونپ دیا، ایک بار پھر مسلمانوں کے دل چھلنی کردیئے گئے، ایک بار پھر نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خاکے نشر کئے گئے اور اظہار رائے کی آزادی کے نام پر آئندہ کے لئے بھی سند جواز فراہم کرنے کی ناپاک کوشش کی گئی۔ اس نازیبا حرکت پر پوری اسلامی دنیا حسب روایت سراپا احتجاج ہے، دینی غیرت اور ایمانی حمیت رکھنے والے محبان رسول سڑکوں پر نکل چکے ہیں، فلسطین، شام، لیبیا اور پاکستان سمیت کئی مسلم ملکوں میں احتجاجی مظاہرے ہو رہے ہیں۔ دوسری جانب کویت کے بعد دیگر عرب ملکوں میں بھی فرانسیسی مصنوعات کے بائیکاٹ کی مہم زور پکڑتی جارہی ہے۔ کئی عرب کمپنیوں اور تاجر تنظیموں نے فرانسیسی اشیا کے مکمل بائیکاٹ کا اعلان کردیا ہے۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اسلاموفوبیا کا وائرس مغربی معاشرے میں نا صرف پھر سرگرم ہو چکا ہے، بلکہ بڑی تیزی کے ساتھ پھیلتا جارہا ہے، اہل مغرب کا نسل پرستی اور اسلام دشمنی کو نظریاتی آزادی کے دائرے میں شامل کرنا ایک انتہائی غلط فعل ہے۔ اس کے سد باب کے لئے اب مزید وقت ضائع کئے بغیر ٹھوس اقدامات کرنے کی ضرورت ہے، ورنہ عالمی امن کو بچانے کی کوئی تدبیر کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ ہمارے پیارے نبی اور مقدس دین کے خلاف اس قسم کی غیر اخلاقی حرکتیں، خاص طور پر ڈیموکریسی، انسانی حقوق اور قوانین کی بالادستی کا واویلا مچانے والے ممالک اور ان کے سربراہوں کی پیشانیوں پر بدنما داغ ہیں۔

> آج بھی دنیا بھر کے کفار کو اسلام کی حقانیت اور صداقت معلوم ہے،
> تاریخ پر ان کی نظر ہے، قرآن وحدیث کا مطالعہ کرتے ہیں
> لیکن اسلام سے وحشت اور دہشت کی وجہ سے ان پر خوف طاری ہے
> کہ اسلام پھیل رہا ہے ایک دن اسلام کو ضرور غلبہ حاصل ہوگا،
> جس کی وجہ سے کفار کے پیشوا اور مفکرین ذہنی مریض بن گئے ہیں،
> اس بیماری کو اسلاموفوبیا کہتے ہیں

توہین آمیز خاکوں کی اشاعت:

رواں ماہ فرانس کے ایک اسکول ٹیچر نے آزادیِ اظہار رائے کا درس دیتے ہوئے اپنے طلبا کے درمیان متنازعہ فرانسیسی میگزین (چارلی ہیبڈو) میں شائع شدہ پیغمبر اسلام کے گستاخانہ خاکے دکھائے۔ جس کے چند ہی روز بعد ایک غیرت مند محبّ رسول نے اس ٹیچر کا سر قلم کردیا اور پولیس نے جائے وقوع پر ہی حملہ آور کو گولی مار کر قتل کردیا، بعدازاں اس معاملے کو اسلامی دہشت گردی سے تعبیر کردیا گیا۔ مذکورہ واقعے کے بعد فرانسیسی صدر (علیہ ما علیہ) نے گستاخانہ خاکے دکھانے والے ٹیچر کو ہیرو اور فرانسیسی جمہوریہ کے اقدار کا ترجمان قرار دیا، نیز اسے فرانس کے سب سے بڑے شہری اعزاز سے بھی نوازا اور اپنے ایک ٹویٹ میں زہر افشانی کرتے ہوئے کہا کہ حکومت اس طرح کے خاکے شائع کرنے کی حمایت جاری رکھے گی۔

دشمنانِ اسلام کو یاد رکھنا چاہئے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اہل اسلام کی عقیدت ومحبت، نری جذباتیت پر منحصر نہیں ہے؛ بلکہ یہ ان کے ایمان کا جزو اور دین کا حصہ ہے، حضور ہی ان کی محبتوں کا مرکز اور ان کی تمناؤں کا محور ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی اتباع وپیروی

میں ان کی ابدی سعادت کا راز مضمر ہے، قرآن کریم نے جگہ جگہ اس حقیقت کو بیان فرمایا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس کے بیٹھ جانے کا تم کو اندیشہ ہو اور وہ گھر جن کو تم پسند کرتے ہو، اگر تم کو اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں تو تم منتظر رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (سزا دینے کے لئے) اپنا حکم بھیج دے اور اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' (التوبہ:۲۴)

مسلمان کی اسی کیفیت کو ایک حدیث شریف میں ایمان کی معراج بتایا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک بار حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اپنی اولاد اور والدین کے بعد سب سے زیادہ آپ سے محبت ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابھی نہیں!... یعنی ابھی آپ کا ایمان مکمل نہیں ہوا... کچھ دیر کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اب مجھے اپنی اولاد اور اپنے والدین سے بھی زیادہ آپ سے محبت ہو گئی ہے، آپ نے فرمایا: ''ہاں اب ٹھیک ہے'' یعنی اب تمہارا ایمان مکمل ہو گیا ہے۔ اس حدیث کے ذیل میں علماء کرام فرماتے ہیں کہ مسلمان کے ایمانِ کامل کا یہ تقاضا ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ اقدس سے اتنی محبت ہو جائے کہ اس کی موجودگی میں دنیا کے تمام رشتے اور تمام چیزیں ہیچ نظر آئیں۔

محمد عربی کہ آبروئے ہر دوسرا است
کسے کہ خاک درش نیست خاک برسر او

اسلاموفوبیا کی حقیقت:

''اسلاموفوبیا'' دولفظوں پر مشتمل ایک خود ساختہ اصطلاح ہے؛ جس کا پہلا لفظ (اسلام) عربی ہے، اور دوسرا لفظ (فوبیا) یونانی ہے، فوبیا کی اصل فونوس ہے، جس کا مطلب خوف و دہشت ہے۔ اس اعتبار سے اسلاموفوبیا کے معنی ہوئے: اسلام سے اس درجہ وحشت، دہشت، خوف اور بیزاری ظاہر کی جائے کہ آدمی ذہنی مریض بن جائے۔

یہ اصطلاح سن ۱۹۹۰ء کی دہائی میں بائیں بازو کی ایک جماعت (رینمڈ ٹرسٹ) کے ذریعہ استعمال ہوئی تھی۔ کچھ مورخین بیسویں صدی کے اوائل میں اس اصطلاح کے استعمال کا سراغ لگاتے ہیں؛ جبکہ کچھ ماہرین معاشیات کا خیال ہے کہ ۱۹۷۹ء میں ایران میں اسلامی انقلاب کے ساتھ ہی اسلاموفوبیا کی نشوونما ہوئی۔

یوں تو اسلاموفوبیا مہم کے بہت سے پہلو ہیں۔ ان میں سب سے مکروہ ترین پہلو اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ ہستی کے حوالے سے بعض ایسی بے ہودگیوں کا انتساب ہے جس کا تصور ہم ایک عام انسان کے لئے بھی بہت برا سمجھتے ہیں۔ آج جو اسلامی مقامات اور علامات پر حملے ہو رہے ہیں، اظہار رائے کی آزادی کے نام پر نفرت پھیلائی جارہی ہے، دانستہ توہین آمیز خاکوں کے مقابلے کرائے جارہے ہیں، مسلمان جہاں اقلیت میں ہیں، انہیں خاص طور پر منفی انداز سے پیش کیا جارہا ہے، ان کے خلاف نسلی تعصب کو ہوادی جارہی ہے، مسلمانوں کو سفید فام پر بوجھ قرار دے کر نسلی تعصب کو ابھارا جا رہا ہے، گائے کی حفاظت کے نام پر مسلمانوں کو قتل کیا جارہا ہے، زبردستی مذہب تبدیل کرایا جارہا ہے، اسلام کے نظام حجاب پر برملا تنقید کی جارہی ہے۔ یہ سب اسلاموفوبیا کا حصہ ہے۔

اسلاموفوبیا کا آغاز:

تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا جائے تو اندازہ ہوگا کہ اسلاموفوبیا نامی اس بیماری کا آغاز کسی نہ کسی شکل میں خود اسلام کے ظہور کے ساتھ ہی ہو چکا تھا، کفار ومشرکین نے خدا کی وحدانیت، غلاموں کی آزادی، طبقہ بندی کا خاتمہ اور عدل ومساوات کا مطالبہ کرنے والے ایک نئے مذہب کو ظہور پذیر ہوتے ہوئے دیکھا تو انہیں اپنے قدیم مذہب کو لے کر خوف ہونے لگا اور یہ اندیشہ دامن گیر ہو گیا کہ کہیں ہم اپنے آباؤاجداد کے رسوم ورواج سے محروم نہ کر دیئے جائیں۔ یہی خوف رفتہ رفتہ بڑھتا گیا، جب مسلمانوں نے علی الاعلان اپنے مذہبی مراسم کا آغاز کر دیا اور جب خدا کے رسول نے مدینہ میں پہلی اسلامی ریاست کے قیام کا اعلان کیا تو کفار ومشرکین کے دلوں کا خوف نکل کر باہر آ گیا۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اس وقت کی بڑی سپر پاور (روم) کے بادشاہ کو اسلام کی دعوت کا خط بھیجا۔ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے امیر بصریٰ کے توسط سے وہ والا نامہ قیصر (ہرقل) کے دربار میں پہنچایا۔ قیصر نے حکم دیا کہ عرب کے لوگ ملک میں آئے ہوں تو ان کو حاضر کیا جائے۔ اتفاق سے ابوسفیان قریش کے قافلہ کے ساتھ تجارت کے لئے ملک شام گئے ہوئے تھے اور مقام غزہ میں مقیم تھے۔ ابوسفیان اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے، قیصر کے آدمیوں نے پورے

قافلہ کو دربار میں حاضر کیا۔ ہرقل نے ابوسفیان سے چندسوالات کے جوابات حاصل کئے، جس کی وجہ سے ہرقل کا اسلام کی طرف میلان پیدا ہوا۔ ہرقل نے ابوسفیان سے کہا کہ اگر آپ نے میرے سوالات کے صحیح جوابات دیئے ہیں تو وہ (نبی) میرے پیروں کے نیچے زمین (بیت المقدس) کے مالک ہوجائیں گے۔ مزید کہا اگر میں اس نبی آخرالزمان تک پہنچ سکتا تو ہر قسم کی مشقت برداشت کر کے خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں دھوتا، چنانچہ ہرقل نے دروازے بند کر کے اپنے دربار میں روم کے چوہدریوں کو جمع کر کے خطاب کیا: ’’اے رومیو! کیا تمہیں کامیابی، ہدایت اور اپنی حکومت کی بقاچاہئے؟ پس اس نبی کے ہاتھ پر بیعت کرلو۔ ہرقل کی بات سن کرلوگ نیل گائیوں کے بھاگنے کی طرح دروازوں کی طرف بھاگے۔ یہ تھی ان کفار کی اسلام سے وحشت اور نفرت، ابوسفیان نے بھی اسلام کے غلبہ کے خوف کا اظہار اس وقت کیا تھا۔‘‘

صحیح بخاری میں ہے کہ جب ہم دربار سے نکال دیئے گئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ’’بخدا! ابوکبشہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کے لڑکے کا معاملہ تو سنگین اور عظیم ہوگیا۔ اس سے تو رومیوں کا بادشاہ بھی ڈرتا ہے۔ پس مجھے برابر یقین رہا کہ عنقریب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) غالب آ جائیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی توفیق دی۔ ابوسفیان نے اس وقت اسلام کے غلبہ اور اس سے خوف کا اظہار کیا تھا؛ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل فرمایا اور وہ مشرف بہ اسلام ہوگئے۔

آج بھی دنیا بھر کے کفار کو اسلام کی حقانیت اور صداقت معلوم ہے، تاریخ پر ان کی نظر ہے، قرآن و حدیث کا مطالعہ کرتے ہیں؛ لیکن اسلام سے وحشت اور دہشت کی وجہ سے ان پر خوف طاری ہے کہ اسلام پھیل رہا ہے ایک دن اسلام کو ضرور غلبہ حاصل ہوگا، جس کی وجہ سے کفار کے پیشوا اور مفکرین ذہنی مریض بن گئے ہیں، اس بیماری کو اسلاموفوبیا کہتے ہیں۔

خلاصۂ کلام:

غور کیا جائے تو مغرب میں اسلاموفوبیا اور اہانت رسول کی بنیادی وجہ اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور لوگوں کا تیز گامی کے ساتھ اِسلام قبول کرنا ہے، اندازہ لگانے والوں کے مطابق مغربی ممالک میں اگر حلقہ بہ گوش اسلام ہونے والوں کا یہی تناسب رہا تو ۲۰۳۰ء تک دنیا میں اِسلام کے پیروکاروں کی تعداد عیسائیت سے بڑھ جائے گی۔ مغربی دنیا اِسی لئے سراسیمگی اور خوف کا شکار ہے کہ بہت جلد اِسلام دنیا کا سب سے بڑا مذہب بننے والا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ اِسلام کا حسین اور خوب صورت چہرہ مستقل سازش کے تحت مسخ کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ ایسے میں ہمیں دنیا کے سامنے اِسلام کا حقیقی چہرہ پیش کرنا ہوگا، مذہبی اسکالرز کو عصری تقاضوں کے مطابق اسلوب دعوت اختیار کرنا ہوگا اور غیر مسلموں کو اسلام کی آفاقی تعلیمات سے روشناس کرانا ہوگا، تب کہیں جا کر اسلاموفوبیا کا یہ طوفان بدتمیزی تھم سکتا ہے۔☆

مولانا منظور حسینؒ کی رحلت

مولانا منظور حسینؒ مجاہد ختم نبوت مولانا عبداللطیف انور شاہ کوٹی کے عزیز (داماد) تھے۔ جامعہ مدنیۃ العلوم فیصل آباد کے فاضل تھے۔ جامعہ عثمانیہ الطاف گنج جھنگ روڈ فیصل آباد کے بانی تھے۔ مرحوم اپنی برادری میں سے واحد حافظ قرآن تھے۔ ان کی مساعی جمیلہ سے اس وقت ۱۷ حافظ ہیں۔ دو بیٹے دارالقرآن فیصل آباد میں زیر تعلیم ہیں۔ دارالقرآن امام القراٴ حضرت مولانا قاری رحیم بخشؒ پانی پتی کے داماد حضرت مولانا قاری محمد یٰسین مدظلہ کی سرپرستی میں ترقی کے منازل طے کر رہا ہے۔ جس میں سینکڑوں حفاظ ہر سال فارغ التحصیل ہوتے ہیں۔ موصوف نے بنین وبنات کے مدارس قائم کئے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ بچپن ہی سے تعلق رہا ہے۔ مدنیۃ العلوم سے ہر سال کئی ایک طلبا سالانہ چناب نگر کورس اور کانفرنس میں شرکت فرماتے ہیں، مرحوم بھی شرکت فرماتے رہے۔ ریڑھ کی ہڈی کے مریض چلے آرہے تھے۔ ان کی عمر بیاسی سال تھی۔ اصلاحی تعلق حضرت مولانا سیّد جاوید حسین شاہ مدظلہ العالی سے تھا۔ ۲۲ رستمبر منگل کے روز ان کا انتقال ہوا، ان کی نماز جنازہ استاذ الحفاظ و القراٴ حضرت مولانا محمد یٰسین القاری المقری نے پڑھائی، جس میں سینکڑوں سے متجاوز علماء، حفاظ وقراٴ اور مسلمانوں نے شرکت کی۔

راقم الحروف ماہ ستمبر میں شیخوپورہ ضلع کے تبلیغی دورہ پر تھا۔ احباب سے تعزیت کے لئے استدعا کی تو انہوں نے ۳۰ رستمبر کو جامعہ اشرفیہ شاہ کوٹ میں ان کے سسر کے مدرسہ میں ان کے برادرنسبتی مولانا سیّد احمد مدظلہ کی صدارت میں تعزیتی اجتماع منعقد کیا۔ راقم نے ان کی قرآن پاک کی تعلیم وتدریس، حفظ وناظرہ کے لئے جدوجہد پر انہیں خراج تحسین پیش کیا اور ان کی مغفرت کی دعا کی گئی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

اسوۂ رسول اور تعلیماتِ نبوی

انسانیت کو درپیش مسائل و چیلنجز کا حل

جناب لیاقت بلوچ صاحب (نائب امیر جماعت اسلامی پاکستان)

چھٹی صدی عیسوی کے آخر میں جب گھٹاٹوپ اندھیری رات تھی، گمراہیوں اور ظلم و ستم کی گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں، تب فخرِ موجودات، سرورِ کائنات، محسنِ انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت و بعثت سے ایک عظیم انقلاب رونما ہوا۔ آپ کی بعثت ایسے معاشرے میں ہوئی کہ دولت پر غرور، جاگیر و جائیداد پر گھمنڈ، نسلی اور خاندانی اونچ نیچ، اپنے آپ کو اونچا اور دوسروں کو نیچا جاننا، غریب پسے ہوئے لوگوں سے چھوت چھات کا معاملہ کرنا، غریب، مسکین کو دبانا، کمزوروں کی کمزوریوں کی بنیاد پر استحصال کرنا، عورتوں کو محض خدمت گزار جاننا، شوہروں کی موت کے بعد ان کی زندگی کو اکارت ماننا، یہاں تک کہ ان کی خود کشی کو ان کے لئے ذریعہ نجات سمجھنا، ایک خدا سے انکار اور سینکڑوں ہزاروں دیوی دیوتاؤں کے سامنے ماتھا رگڑنا، من مانی باتوں کو مذہب سمجھ لینا خودغرضی، بے رحمی، سود، زنا، شراب اور جوا وغیرہ ایسی بیماریاں تھیں جن کی وبا پوری دنیا میں پھیلی ہوئی تھی۔ عرب کی معاشرت ان عام بیماریوں کے ساتھ بیمار معاشرت تھی۔

پھر یہ بھی خطرناک بیماری لاحق تھی کہ یہاں باقاعدہ کوئی حکومت نہیں تھی، ہر قبیلہ اپنی جگہ آزاد تھا، دوسرے قبیلے کو ناپاک، غیر اور مقابل جاننا، انسانی خون سستا اور ہلکا سمجھنا ان کا قومی مزاج بن گیا تھا۔ اس دور کے علاج کے لئے ایک بہت بڑے سماجی انقلاب کی ضرورت تھی۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے ہی بیدار مغز صالح جوان کی حیثیت سے انسانی معاشرے میں قدم جمایا، ہر مرحلے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں خالق حقیقی پروردگار کی عبادت و پرستش کا شوق بڑھا، قوم کی ابتر حالت بھی آپ کے دل کا درد اور جگر کا سوز بن گئی، یہ درد و سوز آپ کو ہر وقت بے چین اور مضطرب رکھتا، کوئی معمولی نسخۂ شفاء اس درد کے لئے کارگر نہیں تھا۔

اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ مسلسل جدوجہد، اللہ کے بندوں کی زندگیوں کو بدل دینے کی سعی کا عنوان ہے۔ آپ نے اپنے اخلاق، کردار اور اعمال کے ساتھ انسانوں کے دلوں کی سطح ہموار کی، آپ نے عامۃ الناس کی تربیت و اصلاح کے لئے ایک تنظیم (انجمن) بنائی جس کے ارکان کا یہ عہد ہوتا تھا۔

۱:... ہم اپنے وطن سے بے امنی دور کریں گے۔

۲:... غریبوں کی امداد کرتے رہیں گے۔

۳:... مسافروں کی حفاظت کریں گے۔

۴:... طاقت ور کو کمزور پر، بڑوں کو چھوٹوں پر ظلم کرنے اور ناانصافی سے روکیں گے۔

اصلاح کا یہ اتنا بڑا چارٹر (عہد) تھا کہ جس پر عمل کے لئے دلوں کی دنیا بدلنے، دلوں کی سطح کی ناہمواری کے خاتمے کی ضرورت تھی، اسی لئے ظلم کے معاشرے میں انسانیت کو محسن، صادق و امین اور رحمۃ للعالمین کی ضرورت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے اصلاح اور انقلاب کا راستہ کھل گیا۔ اسی لئے قرآن کریم میں اللہ کریم نے اعلان کردیا:

ترجمہ: ''اے نبی! بے شک ہم نے آپ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا کہ آپ گواہ رہیں اور آپ بشارت دینے والے اور ڈرانے والے ہیں اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے ہیں اور آپ ایک روشن چراغ ہیں۔''

نبی مہربان نے انسانی زندگی، انسانی فطرت کی ضروریات کے پیش نظر انسانوں کی رہنمائی کی اور جو لوگ دائرۂ اسلام میں آ گئے، ان کی فکر، کردار سازی اور اندر کے انسان کو بدل دینے کی مسلسل سعی کی اور اس میں آپ کامیاب رہے۔ آپ انسانِ کامل ہیں اور اپنی امت کے لئے یہی معیار دیا اور اصولی بنیادیں فراہم کردیں۔

سیرت خاتم الانبیاء کے مطالعے سے بنیادی رہنمائی کے وہ چند پہلو جو بندہ مومن کی

زندگی کو کامیاب، اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت سے آخرت کی نجات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنا دیتے ہیں۔ مومن کی صفات کیا ہیں اور کیا ہونی چاہئیں؟ بندۂ مومن کے لئے اخلاق حسنہ کیا ہیں؟ اہل ایمان کو باہمی تعلقات کی کشیدگی سے بچاؤ اور مثالی تعلقات کی کیا رہنمائی دی ہے، احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ رہنمائی، آگہی ذہن نشین کرنے اور عمل میں ڈھالنے اور پلے باندھنے والی چند تاکید وتذکیر کی تصویریں اسوۂ رسول اور تعلیماتِ نبوی کی روشنی میں پیشِ خدمت ہیں۔ جو ہر عہد کے مسائل اور چیلنجز میں انسانیت کے لئے روشنی کا مینار ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور احادیث مبارکہ سے روشنی ملتی ہے کہ مومن کی صفات کچھ یوں ہیں: آپ نے فرمایا کہ مومن کی عادت نہیں کہ لعن طعن کرے، فحش گوئی یا بیہودگی اختیار کرے۔ آپ کا فرمان ہے کہ جو کوئی کسی شخص کو کسی ایسے گناہ پر طعنے دے جس سے اس نے توبہ کر لی ہو، ایسا شخص مرنے سے پہلے وہ کام ضرور کرے گا، یعنی اس گناہ میں آلودہ ہوگا۔ آپ سے سوال کیا گیا کیا مومن بزدل ہوتا ہے؟ فرمایا، ہاں! پھر سوال ہوا، کیا مومن بخیل ہوتا ہے؟ فرمایا: ہاں! سوال ہوا، کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟ نبی مہربان نے فرمایا: مومن جھوٹا نہیں ہوسکتا۔

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس طرح نہ بڑھانا، جس طرح نصاریٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو بڑھایا۔ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں، بس میرے حق میں تم یہی کہا کرو کہ آپ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماں باپ کو گالی دینا بہت بڑا گناہ ہے، صحابہؓ نے سوال کیا، حضور! کوئی اپنے ماں باپ کو گالی دیتا ہے؟ فرمایا: ہاں! جو شخص دوسرے کے ماں باپ کو گالی دے گا، وہ جواب میں اس کے ماں باپ کو گالی دے گا تو یہ گالی اس نے اپنے ماں باپ کو دی۔ مومن کی تربیت کے لئے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کیا ہے ماؤں کی نافرمانی کرنا، لڑکیوں کو زندہ درگور کر دینا، اپنا مال روکنا اور لوگوں سے مانگنا، ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہنا اور کثرت سے سوال کرنا اور مال ضائع کرنا بھی خدا کو ناپسند ہے۔ (مسلم، ترمذی)

خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تربیت نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو جس مسلسل اور کٹھن نظام تربیت سے گزارا، انہیں دیکھیں اخلاق حسنہ کے نقش تلاش کریں تو رہنمائی ملتی ہے کہ محسن انسانیت نے فرمایا کہ مسلمانوں کے شایان شان نہیں کہ طعن کریں، غیبت کریں، تجسّس اور حسد میں پڑے رہیں۔ اللہ تعالیٰ فحش کام کرنے والے اور فحش گو سے محبت نہیں رکھتا جو بازاروں میں چلّاتا پھرتا ہے، مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ لعن طعن کرے، تم ایک دوسرے سے یہ نہ کہو کہ تجھ پر خدا کی لعنت ہو یا اللہ تعالیٰ کا غضب ہو یا دوزخ میں جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں لوگوں کو دھتکارنے، لعن طعن کرنے نہیں، بلکہ رحم کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ قرآن کریم اعلان کر رہا ہے کہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں۔ مسلمان کو گالی دینا فسق اور بلا جواز جنگ کرنا کفر ہے۔ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ارشادات ہر جگہ عامۃ الناس تک پہنچا دینا ہر عالم، ہر صاحبِ ایمان کا کام ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن میں تمام خصائل پیدا ہو سکتے ہیں سوائے خیانت اور جھوٹ کے، فرمایا کہ چھ چیزوں کی تم ضمانت دو میں تمہارے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں:

۱:... جب کوئی بات کرو سچ بولو،

۲:... جب کوئی وعدہ کرو پورا کرو،

۳:... اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو،

۴:... امانتوں کی حفاظت کرو،

۵:... اور اپنی آنکھیں نیچی رکھو،

۶:... ہاتھوں کو (ظلم و ناانصافی سے) روکو۔" (مشکوٰۃ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بندۂ مومن کی تعلیم و عمل کے لئے رہنمائی فرمائی کہ جس میں امانت نہیں، اس کا ایمان نہیں اور جس کا عہد مضبوط نہیں اس کا دین نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، کسی شخص کا دین ٹھیک نہیں ہوتا جب تک اس کی زبان ٹھیک نہ ہو اور زبان ٹھیک نہیں ہوتی جب تک اس کا دل ٹھیک نہیں ہوتا۔ وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا ہمسایہ اس کے شر (بوائق) سے محفوظ نہ ہو، لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ! بوائق کیا ہے؟ فرمایا: اسے دھوکہ دینا اور اس پر ظلم کرنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی معاشرے خصوصاً اہل ایمان، اپنے امتیوں کی تعلیم وتربیت میں رہنمائی فرما دی، ایک شخص نے عرض کیا: حضور! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ فرمایا تمہاری ماں، عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: تمہاری ماں، عرض کیا: پھر کون؟

فرمایا: تمہاری ماں، عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: تمہارے والد۔ (متفق علیہ)

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں بڑے بڑے تین گناہ نہ بتاؤں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: جی ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتائیے، فرمایا: اللہ کا شریک بنانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور مکر وفریب کی بات کہنا۔ (الحدیث، ادب مفرد)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو، عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کس کے لئے؟ فرمایا: اس شخص کے لئے جو اپنے ماں باپ میں سے دونوں کو یا ایک کو بڑھاپے میں پائے اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو۔ (صحیح مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ اور تعلیماتِ نبوی پر مبنی یہ ارشادات وفرمودات بلاشبہ معاشرتی، تہذیبی، عائلی، دینی، اخلاقی غرض ہر شعبۂ زندگی میں انسانیت کو درپیش مسائل و چیلنجز کا بے مثال حل پیش کرتے اور ایک ایسے اسلامی فلاحی معاشرے کی اساس و بنیاد ہیں، جو انسانیت کے لئے فلاح وکامیابی کا سرچشمہ اور آخرت میں نجات کا ضامن ہیں۔

☆☆......................☆☆

آہ! مولانا مشرف حسین شیخوپورہ

مولانا مشرف حسین شیخوپورہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر، جامعہ فریدیہ کے بانی ومہتمم تھے۔ مرحوم ظاہری آنکھوں سے اگرچہ بینا نہ تھے، لیکن باطنی طور پر دانا و بینا تھے۔ انہوں نے رابعہ تک تعلیم جامعہ اشرفیہ مان کوٹ خانیوال سے حاصل کی۔ جامعہ اشرفیہ کے بانی ہمارے حضرت بہلویؒ کے فرزند نسبتی مولانا محمد اشرف شادؒ تھے۔ صرف ونحو کے فنون کے امام تھے۔ ہمارے حضرت بہلوی کی زندگی میں حضرت کے مدرسہ اشرف العلوم شجاع آباد میں استاذ رہے۔ حضرت والا کی وفات کے بعد ضلع خانیوال تحصیل کبیر والا کی بستی ''مان کوٹ'' میں کسی خاتون نے انہیں مدرسہ کے لئے زمین وقف کی۔ انہوں نے جامعہ اشرفیہ کے نام سے مدرسہ قائم کیا، ابتداً میں تو صرف سے آغاز کیا۔ اب دورۂ حدیث تک اسباق ہوتے ہیں، مرحوم نے رابعہ تک جامعہ اشرفیہ مان کوٹ میں تعلیم حاصل کی۔

۲۰۰۰ء میں جامعہ اشرفیہ لاہور سے دورۂ حدیث شریف کیا۔ جہاں انہیں صوفی باصفاء عارف باللہ حضرت صوفی محمد سرورؒ، حضرت مولانا عبیداللہ اشرفیؒ، مولانا عبدالرحمٰن اشرفی اور دیگر اساتذۂ کرام سے علوم ومعارف کے حصول کی سعادت نصیب ہوئی۔

فراغت کے بعد انہوں نے شیخوپورہ میں جامعہ فریدیہ کے نام سے ادارہ قائم کیا۔ اب اس کی دو شاخیں کام کر رہی ہیں۔ تیسری شاخ کے لئے ایک ایکڑ زمین خرید لی تھی لیکن تعمیر کا آغاز نہ ہوسکا۔ جامعہ فریدیہ کے ساتھ ساتھ انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کاز میں دلچسپی لینا شروع کی اور اپنی علمی وجاہت، تحرک وفعالیت کی وجہ سے شیخوپورہ شہر کے امیر بنائے گئے۔ آپ کو سیّد تجمل حسین شاہ، چوہدری شفقت جیسے فعال رفقاء میسر آئے اور ان دنوں مجلس کے مبلغ مولانا ریاض وٹو تھے۔ ضلعی سطح پر اگرچہ کافی عرصہ سے شیخ الحدیث مولانا محمد عالمؒ بانی جامعہ فاروقیہ کی سرپرستی میں قاری محمد الیاس مدظلہ مصروف جہد تھے۔ مولانا ریاض وٹو سلمہ نے مذکورہ بالا علماء کرام کی قیادت میں بھرپور محنت کی۔ کئی ایک مقامات پر قادیانیوں کی طرف سے لکھے گئے کلمات طیبہ اور آیات قرآنی محفوظ کرائے۔

مولانا مشرف حسینؒ نے شہر میں جماعتی کام کو ترقی دی۔ روزانہ کی بنیاد پر شہر کی مساجد میں درس ہونے لگے۔ مولانا ریاض وٹو سلمہ کی سعی وجہد دشمنانِ ختم نبوت کی آنکھوں کا کانٹا بن گئی اور انہیں ایک ناجائز کیس میں ملوث کر کے گرفتار کرلیا گیا اور وہ اس جرم بے گناہی میں تقریباً دو سال جیل میں رہے اور انہیں فورتھ شیڈول میں بھی ملوث کردیا گیا اور مولانا قاری محمد الیاس کو مختلف کیسوں میں پھنسا دیا گیا کہ ان کا آگے چلنا مشکل ہوگیا۔ حضرت مولانا محمد عالمؒ رحلت فرما گئے۔ ان کی وفات کے بعد مولانا طاہر عالم مدظلہ مدرسہ فاروقیہ کے مہتمم، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر بنادیئے گئے۔

مولانا ریاض وٹو کے بعد مولانا خالد عابد مبلغ بن کر آئے تو مولانا مشرف حسینؒ نے ان کی خوب سرپرستی کی۔ مولانا خالد عابد کا چند ماہ پہلے سرگودھا تبادلہ کردیا گیا اور مولانا فضل الرحمٰن منگلہ شیخوپورہ میں مبلغ بنائے گئے۔ انہوں نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ فلاں مبلغ کیوں ہے اور فلاں کیوں نہیں، جو بھی مبلغ بن کر آیا، انہوں نے اس کو خوش آمدید کہا۔ گردوں کے مریض چلے آرہے تھے اور ڈائیلاسز پر تھے کہ وقت موعود آن پہنچا اور آپ ۴؍اکتوبر ۲۰۲۰ء رحلت فرمائے عالم جاودانی ہوئے۔ اگلے دن ان کے کریما نام حق سے بخاری شریف تک اسباق کے رفیق مولانا عبدالوحید سلمہ کی امامت میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور سینکڑوں سے متجاوز علماء، طلبا، حفاظ، قرأ اور مسلمانوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی اور انہیں بائی پاس فیصل آباد کے نزدیک سپردِ خاک کیا گیا۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان اور اُس کے تقاضے

مولانا محمد نعمان نعیم

امام الانبیاء، سیدالمرسلین، سرورِکائنات، پیغمبر آخر واعظم، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم انسان کامل، انبیاء اور رسولوں کے امام اور اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر ہیں جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام لے کر آئے اور بنی نوع انسان کی رہنمائی آپ کا منصب ٹھہرا، نہ صرف یہ، بلکہ آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر بلند کر دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کیا ہم نے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا اور آپ سے آپ کا بوجھ ہم نے اتار دیا، جس نے آپ کی پیٹھ بوجھل کر دی تھی اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا۔'' (سورۃ الانشراح)

کرۂ ارض پر ایک سیکنڈ بھی ایسا نہیں گزرتا، جب ہزاروں لاکھوں موذن اللہ کی توحید اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعلان نہ کر رہے ہوں۔ آپ کو خاتم الانبیاء اور سیّدالمرسلین بنا کر مبعوث فرمایا گیا۔ آپ کے بعد نبوت و رسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا۔ آپ اللہ کے آخری نبی اور قیامت تک پوری انسانیت کے ہادی و رہبر ہیں۔ آپ کو دین کامل عطا کیا گیا۔ اب دینِ اسلام ہمیشہ کے لئے مکمل ہو گیا۔ یہ ایک کامل و مکمل ضابطۂ حیات اور قرآن بنی نوع انسان کے لئے دائمی صحیفۂ ہدایت ہے، جس میں کسی ترمیم اور تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبرانہ خصوصیات میں سب سے اہم اور نمایاں خصوصیت آپ کا امام الانبیاء، سیّدالمرسلین اور خاتم النبیین ہونا ہے، آپ کی دعوت، آپ کی شریعت، آپ کا پیغام اور دینِ اسلام آفاقی اور عالمگیر حیثیت کا حامل ہے۔ آپ بنی نوع آدم اور پورے عالم انس و جن کے لئے دائمی نمونۂ عمل اور آخری نبی بنا کر مبعوث فرمائے گئے۔ آپ پر دینِ مبین کی تکمیل کر دی گئی۔ پوری انسانیت آپ کی امت اور آپ قیامت تک پوری انسانیت کے لئے ہادی و رہبر اور بشیر و نذیر بنا کر مبعوث فرمائے گئے۔

اس ابدی حقیقت کی وضاحت مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنی میں بہ تمام و کمال کر دی گئی۔ ارشادِ ربّانی ہے: ''اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لئے خوش خبری سنانے والا اور آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ (سورۂ سبا)

ارشادِ ربّانی ہے: ''کہہ دیجیے، اے لوگو! میں تم سب لوگوں کی طرف اللہ کا پیغام دے کر بھیجا گیا ہوں۔'' (سورۃ الاعراف) ایک اور مقام پر ارشاد ہوا: ''برکت والا ہے وہ (اللہ) جس نے حق و باطل میں امتیاز کرنے والی کتاب اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کی، تاکہ وہ دنیا جہاں کے لئے ہوشیار و آگاہ کرنے والا ہو۔'' (سورۂ الفرقان)

ختم نبوت کے حوالے سے رسولِ اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف احادیث میں یوں بیان فرمایا ہے: ''میں کالے اور گورے (مشرق و مغرب) تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔'' (مسند احمد)

ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں (عمومیت کے ساتھ) تمام انسانوں کی طرف بھیجا گیا ہوں، حالاں کہ مجھ سے پہلے جو نبی مبعوث ہوئے، وہ خاص اپنی قوموں کی طرف بھیجے جاتے تھے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ''پہلے ہر نبی خاص اپنی قوموں کی طرف مبعوث کیے جاتے تھے، اور میں تمام انسانوں کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔'' (صحیح بخاری)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے انبیائے کرام تشریف لائے، ان کی بعثت و رسالت کسی خاص عہد یا کسی خاص قوم کے لئے تھی، کسی نبی اور رسول کے مخاطب تمام انسان اور پوری دنیا کے لوگ نہیں تھے، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور تکمیلِ دین سے قبل نازل شدہ آسمانی کتب بھی مخصوص عہد کے لئے تھیں۔ تاہم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد سلسلۂ

نبوت و رسالت ختمی مرتبت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام اوصافِ کمال کے ساتھ ختم کر دیا گیا۔ اب ہدایت و راہ نمائی کا ابدی سرچشمہ قرآنِ کریم اللہ کی نازل کردہ آخری کتاب، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی اور آپ کی عطا کردہ تعلیمات، شریعتِ محمدی قیامت تک انسانیت کی ہدایت و راہ نمائی کی ضامن، دین و دنیا میں فلاح اور آخرت میں نجات کی یقینی ضمانت ہیں۔ اب یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے آخری نبی بنا کر پوری انسانیت کی ہدایت و رہبری کے لئے دنیا میں بھیجا۔ آپ کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا، نہ کوئی نیا دین آئے گا، نہ کوئی شریعت آئے گی، نہ وحی نازل ہوگی اور نہ اللہ کا پیغام نازل ہوگا۔

”ختمِ نبوت“ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ قرآن وسنّت، تعاملِ اُمّت، صحابہؓ وتابعین اور پوری اُمّت کا اس امر پر اجماع ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ”خاتم النّبیین“ بنا کر مبعوث فرمایا گیا، آپ پر دین کی تکمیل کر دی گئی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی، قرآن کریم ہدایت و راہ نمائی کا آخری اور ابدی سرچشمہ اور یہ امت آخری امت ہے۔

قرآن و سنّت میں اس حوالے سے بے شمار دلائل موجود ہیں۔ اُمّت کا اس امر پر اجماع ہے کہ ”عقیدۂ ختمِ نبوت“ پر ایمان ایک ناگزیر اور لازمی دینی تقاضا ہے، جس کا منکر کافر، مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ قرآنِ کریم اور احادیثِ نبوی میں ختمِ نبوت کے حوالے سے بے شمار دلائل موجود ہیں۔ چناں چہ ”سورۂ احزاب“ میں پوری وضاحت اور صراحت کے ساتھ یہ اعلان کیا گیا کہ: ”محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے پیغمبر اور تمام نبیوں کے خاتم ہیں (سلسلۂ نبوت و رسالت کو ختم کرنے والے ہیں)۔“

رسولِ اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلۂ نبوت و رسالت کے اختتام کی ایک واضح دلیل یہ بھی ہے کہ آپ قیامت تک پوری انسانیت کے لئے نجات دہندہ اور ہادی و رہبر بنا کر بھیجے گئے۔ جب آپ کی ہمہ گیر شریعت، ختمِ نبوت اور آخری نبوت و رسالت کا اظہار قرآنِ کریم کر رہا ہے، دین کی تکمیل اور شریعتِ محمدی کی ہمہ گیری اور منشورِ ہدایت ہونے کا اعلان اللہ تعالیٰ خود فرما رہا ہے، تو پھر کسی اور نبی کے تصور کا کیا جواز باقی رہ جاتا ہے؟

قرآن وسنت، اجماعِ امّت اور بنیادی اسلامی تعلیمات اس حقیقت پر گواہ ہیں کہ عقیدۂ ختم نبوت دین کا بنیادی شعار، رسالتِ محمدی کا امتیاز اور اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ جس پر ایمان دین کا بنیادی تقاضا ہے۔ اس عقیدے پر ایمان کے بغیر اسلام کا تصور بھی محال ہے۔

☆☆......................☆☆

تحفظ ناموس رسالت احتجاجی ریلی لیہ

لیہ.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ کے زیر اہتمام ۶ رنومبر ۲۰۲۰ء بعد نماز جمعہ آل پارٹیز احتجاجی ریلی جامع مسجد کرنال سے صدر بازار چوک تک نکالی گئی، صدر بازار چوک پر تمام مذہبی وسیاسی جماعتوں کے قائدین کے خطابات ہوئے اور ریلی کا اختتام مولانا محمد حسین امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ کی دعا پر ہوا۔ ریلی سے جمعیت علماء اسلام لیہ کے امیر قاری محمد رمضان رحیمی، مولانا محمد ساجد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ، مولانا اصغر تمیمی رہنما جے یو آئی، مولانا طارق اہل حدیث مکتبہ فکر، پروفیسر وسیم فیضی بریلوی مکتبہ فکر، مولانا قاری احسان اللہ فاروقی، مفتی صبغت اللہ، سابق ایم این مسلم لیگ سید ثقلین شاہ بخاری، قاضی احسان اللہ ضلعی صدر پیپلز پارٹی، چوہدری انور گجر رہنما جماعت اسلامی، شیخ کمال الدین جنرل سیکرٹری انجمن تاجران نے خطابات کئے۔ خطباء نے گستاخانہ خاکوں کے خلاف احتجاجی مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ توہین آمیز خاکوں پر مسلم حکمرانوں کی مجرمانہ خاموشی افسوسناک ہے، مسلم حکمران اپنی غیرت کا مظاہرہ کریں۔ فرانس عالمی دہشت گرد ہے، مسلم حکمران فرانس کا سفارتی ومعاشی بائیکاٹ کریں، گستاخانہ خاکوں پر پاکستان میں سرکاری سطح پر کوئی مؤثر ردِعمل نہیں آیا۔ آزادئ اظہارِ رائے کے نام پر امت مسلمہ کوئی گستاخانہ حرکت برداشت نہیں کرے گی۔ فرانسیسی دراصل مسلم فوبیا کا شکار ہے، امت مسلمہ کو عالم کفر کے مقابلہ میں متحد ہونا ہوگا۔ مظاہرین نے بینرز، کتبے اور جھنڈے اٹھا رکھے تھے۔ مظاہرین کی طرف سے فرانسیسی صدر کے خلاف شدید نعرے بازی کی گئی۔ مظاہرے میں مولانا قاری محمد امین، مولانا عبدالکریم، مولانا عبدالشکور، ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ، قاری سلیمان، سمیع اللہ (رپورٹر روزنامہ اسلام)، الیاس طاہر سیکریٹری اطلاعات جے یو آئی، سیف اللہ شاہین، عابد انوار علوی رہنما مسلم لیگ، مہر اسلم سمراء صدر مسلم لیگ، ماسٹر محمد علی صدیقی، حافظ باقر معاویہ کے علاوہ تمام سیاسی ومذہبی جماعتوں کے کثیر تعداد میں کارکنان اور تاجران نے شرکت کی۔

مولانا قاری محمد ادریس ہوشیار پوریؒ کی رحلت

غلام نبی مدنی

اکتوبر ۲۰۲۰ء کا مہینہ حزن والم سے بھرپور رہا۔ پہلے کراچی میں حضرت مولانا محمد عادل خان کی شہادت کی خبر ملی، پھر شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی کی وفات کی اطلاع ملی اور پھر ملتان سے ۲۹؍اکتوبر شبِ جمعہ ۱۲ بجے میرے محسن و مربی اور استاذ شیخ القرأ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا قاری محمد ادریس ہوشیار پوری کی رحلت کی خبر سنی۔

شیخ القرأ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا قاری محمد ادریس ہوشیار پوری اکابر علمائے حق کے سچے جانشین تھے۔ آپ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کے فیض یافتہ اور دارالعلوم دیوبند کے فاضل حضرت مولانا مفتی محمد شفیع ہوشیار پوریؒ کے صاحبزادے تھے۔ آپ کے والد مفتی محمد شفیع ہوشیار پوریؒ کا نکاح دارالعلوم دیوبند کی ختم بخاری کی تقریب میں شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ نے پڑھایا، جس کا واقعہ نہایت دلچسپ اور سبق آموز ہے۔ آپ کے نانا مولانا قاری محمد ابراہیم ہوشیار پوریؒ حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد تھے، دارالعلوم دیوبند کی تکمیل ختم بخاری کی تقریب کے موقع پر حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر درخواست کی کہ اس سال تکمیل کرنے والے طلبا میں کوئی جٹ برادری کا طالب علم فارغ التحصیل ہورہا ہو تو میں اپنی بیٹی کا نکاح اس سے اسی مبارک مجلس میں کردوں۔ یوں آپ کے والد مفتی محمد شفیع ہوشیار پوریؒ کا نکاح حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ نے اسی مجلس میں پڑھایا اور تقریر میں فرمایا: ''لوگ کہتے ہیں: مولویوں کے کام نہیں ہوتے، لیکن دیکھ لیں مولویوں کے کام کتنے آسانی سے ہو جاتے ہیں۔'' آپ کے والد مفتی شفیع ہوشیار پوریؒ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اور دیگر سینکڑوں علماء کرام کے استاذ تھے، فیصل آباد، ملتان اور دارالعلوم کراچی میں سالہا سال تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

شیخ القرأ مولانا قاری محمد ادریس ہوشیار پوری کی پیدائش ۱۹۵۱ء میں ملتان میں ہوئی، آپ کو علمی ذوق اپنے والد سے ملا، ابتدائی تعلیم فیصل آباد سے حاصل کی، بعدازاں دارالعلوم کبیر والا اور جامعہ خیر المدارس سے ۵۰ سال قبل سند فراغت حاصل کی۔ قیامِ پاکستان کے بعد پاکستان میں قرآن کریم کی خدمت میں سب سے نمایاں نام امام القرأ حضرت قاری محمد رحیم بخشؒ کا ہے، جن کے طرزِ تدریس اور قرآن کریم کی تجوید کے ساتھ اتقان کو پورے پاکستان میں سراہا جاتا ہے۔ آپ کا شمار حضرت قاری محمد رحیم بخشؒ کے خصوصی تلامذہ میں کیا جاتا ہے، اپنے استاذ امام القرأ حضرت قاری محمد رحیم بخشؒ کی خواہش پر قرآن کریم کی تدریس سے منسلک ہوگئے اور تقریباً نصف صدی تک قرآن کریم کی خدمت کرتے رہے۔

آپ قرآن کریم کے ساتھ حدیث کی خدمت بھی کرتے رہے، بخاری شریف، مشکوٰۃ شریف اور دیگر احادیث کی کتب پڑھائیں۔ پاکستان میں آپ کے تلامذہ کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ آپ ایک اچھے مدرس قرآن، مدرس حدیث کے ساتھ ساتھ بہترین مصنف بھی تھے۔ اکابر علماء کرام سے والہانہ محبت رکھتے۔ حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمیؒ کی تقاریر کو ''خطباتِ حکیم الاسلام'' کے نام سے مرتب کرکے گرانقدر کارنامہ سرانجام دیا۔ ملتان سے شائع ہونے والے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کے ملفوظات کے لئے عنوانات اور دیگر ضروری کام کی ذمہ داریاں بھی نبھائیں۔ شعبۂ حفظ کے امام حضرت قاری محمد رحیم بخشؒ پانی پتی اور ان کے استاذ حضرت مولانا قاری فتح محمدؒ پانی پتی کے ذاتی طرزِ تدریس اور طلبا کے لئے حفظ قرآن کے حوالے سے بہترین راہنما اصول و ضوابط کو ''قرأ رحیمیہ کا ذوق تدریس'' کے نام سے کتابی شکل میں تحریر کیا۔ سب سے بڑا کام صحیح بخاری کی بہترین شرح ''عنایۃ الباری لطلبۃ البخاری'' کے نام سے مرتب فرمائی جو دیگر تمام شروحات کا جامع نچوڑ ہے۔ المبشرات (عالم خواب اور تعبیرات نبوی) جیسی بہترین کتاب لکھی۔ تذکرۃ الشیخین سمیت دیگر بہت سی کتب کے لئے اہم کام اور سینکڑوں مضامین بھی لکھے۔ آپ نے حضرت

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ سے تصنیفی وتالیفی اور مضمون نویسی کی خصوصی تربیت حاصل کی۔

روزنامہ اسلام میں شائع ہونے والے راقم کے ہر کالم کو پڑھتے اور مفید مشورے بھی عنایت کرتے۔ ہر سال مدینہ منورہ تشریف لاتے تو راقم کو خدمت کا موقع مل جاتا، دینی مدارس، طلبا کرام، امت مسلمہ اور پاکستان میں اسلام پسندوں کی اصلاحی کوششیں اور مسائل پر خوب گفتگو فرماتے۔ دینی مدارس کے نظام تعلیم کو بہترین اور آئیڈیل نظام قرار دیتے، پاکستان میں علماء کرام کے لئے رکاوٹوں پر ہمیشہ غور وفکر کرتے کہ کیسے پاکستان کی خدمت میں علماء کرام کردار ادا کرنا چاہتے ہیں لیکن ان کا راستہ روکا جاتا ہے۔ اپنے مدرسے جامعہ دارالعلوم رحیمیہ میں طلبا کے لئے ہر ممکن سہولت کا خاص خیال رکھتے۔

آپ کی نماز جنازہ ۳۰/ اکتوبر مطابق ۱۲/ربیع الاول بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر دارالعلوم رحیمیہ میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں علماء کرام سمیت ملک بھر سے ہزاروں کی تعداد میں آپ کے تلامذہ اور آپ سے محبت کرنے والے افراد شریک ہوئے۔ نماز جنازہ آپ کے بڑے صاحبزادے مولانا محمد احمد ادریس ہوشیار پوری نے پڑھائی، نماز جنازہ سے قبل مولانا محمد حنیف جالندھری نے تعزیتی کلمات کے دوران نمناک آنکھوں کے ساتھ فرمایا کہ آپ کی زندگی بھی شاندار رہی اور آپ کا سفرِ آخرت بھی شاندار رہا کہ محبوب کائنات، سیّد الانبیاء کی موافقت نصیب ہوگئی، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دنیا سے ایک مستند قول کے مطابق ۱۲/ربیع الاول کو تشریف لے گئے تھے۔

آپ کے صاحبزادے مولانا احمد ادریس ہوشیار پوری نے اپنے والد کی خدمات کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ اپنی اولاد سے زیادہ اپنے تلامذہ سے محبت کرتے، ان کی خدمات کو سراہتے اور ان کے مسائل کے حل کے لئے کوشاں رہتے۔ اس لئے آپ کے تلامذہ اور محبت کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ آپ سے محبت کا یہ سلسلہ آپ کے جانے کے بعد بھی قائم رکھیں۔

پسماندگان میں آپ نے ۴ صاحبزادے مولانا احمد ادریس، مفتی سعد ادریس، مولانا احسان ادریس اور محمد مسیح ادریس چار صاحبزادیاں اور ایک بیوہ چھوڑیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دینی خدمات قبول کرے، آپ کے درجات بلند کرے، پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور آپ کے قائم کئے ہوئے دینی اداروں کو تا قیامت آباد رکھے۔ آمین۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۴/نومبر ۲۰۲۰ء)

اظہارِ رائے کی آڑ سے توہین رسالت کا جان بوجھ کر ارتکاب کیا جارہا ہے: علماء کرام

لاہور.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم نشر واشاعت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور مولانا عبدالنعیم، سیکریٹری جنرل لاہور مولانا علیم الدین شاکر، قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا عبدالعزیز، مولانا سید عبداللہ شاہ، مولانا خالد محمود، مولانا سعید وقار، مولانا حافظ محمد اشرف گجر نے خطبات جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ عقید ختم نبوت، ناموس رسالت اور اسلامی اقدار کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے اور سیرت النبی کی روشنی میں ہم اپنے تمام مسائل حل کر سکتے ہیں۔ کائنات کا کوئی ذرہ بھی آپ کی رحمت سے محروم نہیں ہے، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی خاطر ہر مسلمان سر بکف ہے اور اس سلسلہ میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کرے گا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہمارے ایمان کی بنیاد ہے۔ آپ کی ناموس ہمیں اپنی جان سے بڑھ کر عزیز ہے۔ آج مغربی دنیا میں اسلاموفوبیا عروج پر ہے اور اظہار رائے کی آزادی کے نام پر توہین رسالت کا جان بوجھ کر ارتکاب کیا جاتا ہے۔ ہم دنیا کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس معاملے پر تمام مسلمان بلالحاظ فرقہ ومسلک متحد ہیں۔ ہم خبردار کر دینا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش نہ کی جائے ورنہ دنیا کا امن تہہ وبالا ہو جائے گا۔ آپ نے ۲۳ برس کے قلیل عرصہ میں عرب معاشرہ کی کایا ہی پلٹ دی اور ایک عظیم انقلاب برپا کر دیا۔ آپ ہر زمانے کے لئے اور تمام انسانیت کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہیں، آپ کا تذکرہ اہل ایمان کی زندگی ہے۔ ہمیں اپنے ایمان کی حرارت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ کو جاری رکھنا ہے۔ اگر امت مسلمہ اتحاد ویکجہتی کا عملی مظاہرہ کرے تو دنیا کی کوئی طاقت مسلمانوں کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت نہیں کر سکتی۔ فرانس کے گستاخانہ اقدام کے ذریعے عالمی امن کو داؤ پر لگا دیا ہے۔ فرانس میں گستاخانہ خاکوں نے پوری دنیا کے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے جو کھلی دہشت گردی کے مترادف ہے۔ ایٹمی طاقت پاکستان کے حکمرانوں کی جانب سے صرف مذمت کافی نہیں، بلکہ اس کے لئے عملی اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے اقوام متحدہ اور دیگر عالمی ادارے فرانس کے صدر کو معافی مانگنے پر مجبور کریں۔ اس حوالہ سے بین الاقوامی سطح پر قانون سازی کی جائے۔

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس، چناب نگر

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۳۹ ویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس بڑے تزک واحتشام سے ۲۲،۲۳ر اکتوبر ۲۰۲۰ء کو جامعہ ختم نبوت چناب نگر میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے پانچ اجلاس ہوئے۔

کانفرنس کا آغاز استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ کے درس سے ہوا، جو ۲۲ر اکتوبر بروز جمعرات بعد نماز فجر جامع مسجد ختم نبوت میں منعقد ہوا۔

کانفرنس کا افتتاح خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ کی دعا اور راقم محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیان سے ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قدیم وجدید مدرسہ، کھانے والا پنڈال بنوری پارک، چناب نگر کا پارک، وادی عزیز شریف کی مسجد، مدرسہ تک ہزاروں سے متجاوز حضرات نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے آنے والے معزز مہمانانِ گرامی کے لئے بہت وسیع پیمانے پر طعام کا نظم کیا گیا۔

جامعۃ السراج چیچہ وطنی کے مہتمم مولانا مفتی ظفر اقبال نے اپنی ٹیم اور جامعہ ختم نبوت کے اساتذہ کرام کی معیت میں مہمانانِ خصوصی مدعووین، علماء کرام، مشائخ عظام، مقررین و خطباء مختلف جامعات کے شیوخ حدیث کی بھرپور تواضع کی۔

کانفرنس کے مختلف اجلاسوں کی صدارت مرکزی نائب امراء، حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی، حضرت صاحبزادہ عزیز احمد دامت برکاتہم، حضرت صاحبزادہ خلیل احمد، حضرت مولانا مفتی محمد حسن، حضرت مولانا محبّ اللہ لورالائی، حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم سمیت کئی ایک علماء کرام اور مشائخ عظام نے کی۔

کانفرنس اتحاد بین المسلمین کا عظیم الشان مظہر تھی۔ اسٹیج پر علماء دیوبند کے علاوہ اہلحدیث مکتب فکر کے مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری، علامہ احسان الٰہی ظہیر کے فرزند ارجمند انجینئر ابتسام الٰہی ظہیر، بریلوی مکتب فکر کے راہنما علامہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، مولانا عبدالشکور رضوی، جماعت اسلامی کے امیر جناب سراج الحق، جمعیت علماء اسلام صوبہ خیبر پختونخواہ کے امیر، فرزند محمودؒ مولانا سینیٹر عطاء الرحمٰن، جمعیت پنجاب کے سابق ناظم اعلیٰ مولانا سیّد مظہر اسعدی نے اپنے ولولہ انگیز خطابات سے نوازا۔

ملک کے مایہ ناز شعراء، نعت گو حضرات، سیّد سلمان گیلانی، مولانا شاہد عمران عارفی، طاہر بلال چشتی، فیصل بلال حسان، اسامہ محمد اجمل، پشتو زبان کے شعراء فضل امین شاہ چارسدہ، سیّد نادر شاہ نے اپنا کلام پیش کیا۔ مولانا محمد قاسم گجر، مطیع الرحمٰن اطہر ہاشمی، عصمت اللہ جرار، مولانا عمران نقشبندی لاہور اور دیگر نے خوب سماں باندھا۔

جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا عطاء الرحمٰن نے ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کی خدمات پر روشنی ڈالی جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے مبلغ مولانا مفتی محمد راشد مدنی سلمہ نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان پر سیر حاصل گفتگو کی۔ جامعہ ابو ہریرہ خالق آباد نوشہرہ کے مہتمم، مصنف کتب کثیرہ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ نے عظمت اصحاب و اہلبیت رسول پر شاندار خطاب کیا۔ سندھ میں حضرت سائیں عبدالکریم قریشیؒ قادیانیت کے مقابلہ میں ننگی تلوار تھے۔ انہوں نے اپنی حیات مستعار میں جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے جو کچھ عرصہ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر بھی رہے، قادیانیت کا بھرپور تعاقب کیا، ان کے فرزند ارجمند حضرت سائیں عبدالمجیب قریشی مدظلہ بیر شریف سندھ سے طویل ترین سفر کر کے تشریف لائے۔ آپ صوبہ سندھ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرپرستوں میں سے ہیں نے پُر مغز خطاب فرمایا اور اپنے والد

محترم کی یادتازہ کردی۔ اللہ پاک انہیں جزائے خیر سے سرفراز فرمائیں۔ ہمارا ملک فتنوں کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ مرزا قادیانی کی طرح ریاض احمد گوہر شاہی نے امام مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ کیا۔ مرزا قادیانی کی طرح وہ بھی گستاخ رسول تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد ڈویژن کے مبلغ مولانا توصیف احمد نے اس کے کفریہ عقائد پر گفتگو فرمائی اور اس فتنہ کو بھی غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا مشتاق احمد مدظلہ نے عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے حوالہ سے گفتگو کی۔

امیر جماعت اسلامی جناب سراج الحق نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے تحفظ ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے حکومت اور اپوزیشن کو کھل کر کام کرنے کی اور یکجان ہونے کی بات کی۔

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی ناظم مولانا امجد خان نے اپنے والد محترم خطیب اسلام حضرت مولانا محمد اجمل خانؒ کی یادتازہ کردی اور خطابت کے جواہر پارے بکھیرے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے روح رواں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے عصر سے مغرب تک قادیانیت اور دوسری کفریہ طاقتوں سے متعلق سوالات کے جوابات دیئے۔ مجلس ذکر خانقاہ زاہدیہ اٹک کے سجادہ نشین مولانا قاضی ارشد الحسینی مدظلہ نے کرائی اور مجلس ذکر سے پہلے ذکر کے فضائل پر خطاب کیا۔

اسٹیج سیکریٹریز کے فرائض مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد قاسم رحمانی اور مولانا خبیب احمد مبلغ ٹوبہ ٹیک سنگھ اور مولانا مختار احمد نے سرانجام دیئے۔

بریلوی مکتب فکر کے ممتاز عالم دین مولانا عبدالشکور رضوی فیصل آباد نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات پر اسے بھرپور خراج تحسین پیش کیا اور عوام الناس سے اپیل کی کہ وہ قادیانیت کو سمجھنے اور سمجھانے کے لئے ختم نبوت کورسز کا اہتمام کریں۔

ملی یکجہتی کونسل کے سربراہ مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر نے کہا کہ جس طرح ہماری جماعتوں کے قائدین مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، علامہ شاہ احمد نورانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اتحاد و اتفاق کے ساتھ ان کفریہ طاقتوں کا مقابلہ کیا ہمیں بھی کرنا چاہئے اور کرتے رہیں گے۔

سیکورٹی کے فرائض جامعہ دارالقرآن فیصل آباد کے طلبا نے اپنے اساتذہ کرام مولانا غلام فرید اور مولانا محمد عمار کی نگرانی میں بھرپور طریقہ سے سرانجام دیئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ کے خدام نے بھی ہر سال کی طرح خوب سیکورٹی کے فرائض سرانجام دیئے۔

چارسدہ کے رفقاء نے کانفرنس کو سوشل میڈیا پر لائیو کوریج دی، جس سے اندرون و بیرون ملک ہزاروں مسلمانوں نے استفادہ کیا۔ لاہور کی ٹیم نے آڈیو کوریج کا اپنا سابقہ ریکارڈ برقرار رکھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے میڈیا سیل نے مولانا عبدالحکیم نعمانی کی قیادت میں پرنٹ میڈیا سے مسلسل رابطہ رکھا۔ دوسرے ارکان مولانا وسیم اسلم، مولانا عبدالنعیم تھے۔ الحمدللہ! اس سیل کی مسلسل محنت سے تمام قومی اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دو درجن سے زائد مبلغین شب و روز محنت کر کے چنیوٹ کے مضافاتی اضلاع جھنگ، فیصل آباد، حافظ آباد، گوجرانوالہ، سرگودھا، خوشاب، میانوالی، بھکر تک کے اضلاع کے قریہ قریہ، بستی بستی، چک چک پھرے، مساجد میں اعلانات و بیانات کیے، اشتہارات، پینافلیکس، اسٹیکرز اپنے ہاتھوں سے لگوائے، لوگوں کو دعوتیں دیں۔ اللہ پاک نے اپنے فضل و کرم سے احباب کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمایا اور کانفرنس کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن دامت برکاتہم علالت کے باوجود دونوں دن چناب نگر رہے۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی باہمت نوجوان ہیں۔ عمومی نگرانی کے فرائض سرانجام دیئے۔ خورد و نوش کی تیاری کی نگرانی اور تقسیم کا عمل مشکل عمل ہوتا ہے۔ مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد حسین ناصر، قاری محمد ابوبکر فیصل آباد، قاری عبیدالرحمٰن، مولانا محمد اقبال میلسوی نے ان انتظامات کی نگرانی کی۔ الحمدللہ! تمام مبلغین اور اساتذہ کرام نے اپنے اپنے مفوضہ امور خوب سرانجام دیئے۔ ضلعی انتظامیہ کے سربراہان ڈپٹی کمشنر، ڈی پی او اور ان کا ماتحت عملہ ہر وقت چوکس و چوبند رہا۔

لاؤڈ اسپیکرز اور لائٹس پر مولانا خبیب احمد اور مولانا محمد مختار نے ڈیوٹی سرانجام دی۔ کانفرنس میں لائٹ کے لئے دو ہیوی جنریٹرز کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس کا نظم مولانا محمد نعیم مبلغ خوشاب، مولانا محمد حنیف سیّال مبلغ تھرپارکر سندھ اور دیگر ساتھیوں نے ان سے مل کر سرانجام دیئے۔ مولانا

غلام رسول دین پوری مدظلہ، مولانا توصیف احمد، مولانا محمد شاہد، مولانا خالد عابد نے استقبالیہ پر اپنے فرائض انجام دیئے۔ ملک بھر سے غلامانِ رسول، عاشقان پیغمبر قافلوں کی صورت میں بھرپور شریک ہوئے۔

پیر شریف سندھ کے عظیم المرتبت شیخ طریقت مجاہد اعظم حضرت مولانا عبدالکریمؒ پیرشریف کے فرزند ارجمند مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ختم نبوت کا عقیدہ ایمان کی بنیاد ہے۔ ہر زمانہ میں مسلمانوں نے اس عظیم عقیدہ کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیا ہے، اب بھی ان شاء اللہ العزیز! ملک کے طول و عرض میں مسلمان قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کا تعاقب کرتے رہیں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہر کام کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے، جبکہ ختم نبوت کا مقصد اخروی ہے۔ قادیانیوں کے تعاقب کا واحد ادارہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان پر فرض ہے، جو حاضرین و غائبین کے ایمان کا تحفظ کرتا ہے۔ اس اہم عقیدہ کے تحفظ سے ہمیں پیچھے نہیں ہٹنا۔ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ شفاعت رسول کے حصول کا ذریعہ ہے۔

جامعہ ابوہریرہ خالق آباد کے شیخ الحدیث و مہتمم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو تاریخ کی نظر سے نہیں قرآن و حدیث کی نظر سے دیکھو۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اور اس کے فتنہ کو بزورِ شمشیر ختم کیا۔

جمعیت علماء اسلام خیبرپختونخواہ کے امیر سینیٹر مولانا عطاء الرحمٰن نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''میرے لئے اعزاز کی بات ہے کہ میں اس پروگرام میں شریک ہوں۔ قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم ہر سال اس پروگرام میں شریک ہوتے ہیں، اس سال بلوچستان میں مصروفیات کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے۔ میں ان کی نیابت میں حاضر ہوں وہ آپ تمام حضرات کے نام سلام ارشاد فرمارہے تھے۔ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہمارے بزرگوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جو خدمات سرنجام دیں وہ ڈھکی چھپی نہیں۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک میں جلسوں، جلوسوں، مظاہروں کے ذریعہ جو تحریک شہروں اور روڈوں پر چل رہی تھی، پارلیمنٹ سے باہر شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ تحریک کی قیادت فرمارہے تھے، جبکہ پارلیمنٹ میں جمعیت علماء اسلام نے جدوجہد کی اور قادیانی غیرمسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔ جس سے اسلامیان پاکستان نے سکھ کا سانس لیا، لیکن قادیانیوں نے آج تک پارلیمنٹ کے اس فیصلہ کو تسلیم نہیں کیا اور نہ ہی انہوں نے آئین کو تسلیم کیا۔ موجودہ حکمران آئین میں ترامیم کرکے اسے ختم کرنا یا کمزور کرنے کا ایجنڈا رکھتے ہیں، لیکن اسے ختم نہیں کرسکتے۔ ہمارے اکابرین نے آئین میں عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کیا ہے۔ ہم کسی طور پر اسے ختم نہیں کرنے دیں گے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ضروری ہے کہ ہم ایک ہوجائیں۔

جامعہ حنفیہ جہلم کے مہتمم مولانا قاری محمد ابوبکر نے کہا کہ سوشل میڈیا پر کفر کی یلغار ہے، اس کے مقابلہ میں مدلل گفتگو کرنا ہوگی، جو ہزاروں لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ ہوگی۔

خواجہ محمد مدثر محمود تونسہ شریف نے کہا کہ اکابرین ملت کی محبتوں کے سایہ میں شرکت کسی تنظیم کے دعوت نامے سے نہیں ہوئی۔ سرکار کے انتخاب سے ہوئی ہے، اللہ اسے قبول فرمائے اور نجات کا ذریعہ بنائے۔

آخری خطاب جامعہ عمر ابن خطاب ملتان کے مہتمم اور تبلیغی جماعت کے معروف بزرگ مولانا کریم بخش مدظلہ نے فرمایا جو مرکزی ناظم مولانا محمد انس سلمہ کی خصوصی دعوت پر شریک ہوئے اور آخر میں رقت آمیز دعا بھی فرمائی۔ دعا کے دوران ہزاروں آنکھیں پُرنم تھیں۔ اگلے دن ۲۴ر اکتوبر کو کانفرنس کی منتظمہ کا اجلاس شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مہمانانِ گرامی، علماء کرام، شرکائے کانفرنس کا شکریہ ادا کیا۔ نیز اللہ پاک کا شکر ادا کیا کہ جس نے اپنے فضل وکرم سے اس اجتماع کو کامیابی نصیب فرمائی۔ نیز انتظامیہ کا بھی شکریہ ادا کیا کہ جن کی شبانہ روز نگرانی میں یہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں خطاب فرمانے والوں کی فہرست پیش خدمت ہے:

پہلی نشست: ۲۲ر اکتوبر ۲۰۲۰ء جمعرات ۱۰ بجے صبح: **صدارت:** حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب پیرشریف سندھ، **افتتاحی دعا:** حضرت صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ، **تلاوت:** اسامہ سلیم متعلم جامعہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر، **نعت:** مطیع الرحمٰن اطہر ہاشمی ہری پور، قاری افتخار الحق ایبٹ آباد۔ **افتتاحی بیان:** محمد اسماعیل شجاع آبادی، راقم نے ۱۹۳۴ء میں قادیان میں ہونے والی کانفرنس اور اس کے بعد تسلسل کو بیان کیا۔

مقررین: مولانا امیر معاویہ مدرسہ ہذا، مولانا واجد ریاض متعلم مدرسہ ہذا، مولوی لعل محمد مدرسہ ہذا، مولانا سمیع اللہ متعلم مدرسہ ہذا، مولانا مفتی محمد احمد خطیب قندہاری مسجد کوئٹہ، مولانا مہتاب لاہور، مولانا محمد اویس مبلغ مجلس کوئٹہ، مولانا کلیم اللہ سرگودھا، مولانا قاضی ہارون الرشید راولپنڈی، حافظ محمد اویس متعلم مدرسہ ہذا، مولانا ضیاء الدین ماموں کانجن، مولانا خبیب احمد مبلغ ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا عبدالحکیم نعمانی چیچہ وطنی، مولانا قاری جمیل احمد بندھانی سکھر، مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی بیر شریف اور مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ بہاولنگر۔

دوسری نشست بعد نماز ظہر ۲۲؍اکتوبر ۲۰۲۰ء، **صدارت:** حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد خانقاہ سراجیہ، **تلاوت:** قاری ظہور الحق لاہور، **نعت:** عصمت اللہ جرار بنوں، مولانا عمران نقشبندی لاہور۔

مقررین: مولانا محمد خالد عابد سرگودھا، مولانا قاری علیم الدین شاکر لاہور، مولانا صاحبزادہ محمد امجد خان لاہور، صاحبزادہ مبشر محمود فیصل آباد، مولانا محمد راشد مدنی ٹنڈو آدم، مولانا عبدالقیوم حقانی نوشہرہ نے عظمت رسول و اصحاب و اہلبیت رسول کے عنوان پر سیر حاصل بیان کیا، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر لاہور، آخری خطاب فرزند محمودؒ سینیٹر مولانا عطاء الرحمٰن ڈیرہ اسماعیل خان، مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے عصر سے مغرب تک سوالات کے جوابات دیئے۔مولانا قاضی ارشد الحسینی مدظلہ سجادہ نشین خانقاہ زاہدیہ اٹک نے مغرب کی نماز کے بعد مجلس ذکر کرائی اور قادریہ سلسلہ کے مطابق ذکرِ جہری کرایا۔

تیسری نشست: بعد نماز عشاء ۲۲؍اکتوبر ۲۰۲۰ء، **صدارت:** حضرت اقدس مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ، **تلاوت:** قاری عبدالرشید لاہور، **نعت:** محمد عثمان اجمل پور، ارباب سکندر فیصل آباد، مولانا محمد قاسم گجر لاہور، نادر شاہ چارسدہ۔

مقررین: مولانا شاہد عمران عارفی، **نعت:** ضیاء الرحمٰن اسامہ اجمل لاہور، قاضی محمود الحسن مظفر آباد، مولانا سیّد مظہر شاہ اصلاحی بہاولپور، مولانا محمد ایوب صفدر ڈسکہ، مولانا زاہد الراشدی گوجرانوالہ، مولانا قاری محمد ابوبکر جہلم، خواجہ محمد مدثر تونسہ شریف، مولانا عبدالمجید ہزاروی راولپنڈی، مولانا قاضی مشتاق احمد امیر مجلس راولپنڈی، مولانا عبدالشکور رضوی فیصل آباد، قاری اکرام الحق امیر مجلس مردان، مولانا رضوان العزیز چناب نگر، مولانا سیّد ضیاء اللہ شاہ ساہیوال، مولانا سعید الدین سکندر کراچی، جناب سراج الحق امیر جماعت اسلامی لاہور، مولانا ارشاد احمد مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم کبیر والا، مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صدر ملی یکجہتی کونسل حیدر آباد، مولانا سیّد صفدر شاہ بریلوی لاہور، مولانا نور محمد ہزاروی امیر مجلس سرگودھا، سیّد کفیل شاہ بخاری ملتان، انجینئر ابتسام الٰہی ظہیر لاہور، **نعت:** جناب محمد عثمان قصوری، سیّد فضل امین شاہ، سیّد نادر شاہ چارسدہ۔

مہمانانِ خصوصی: حضرت مولانا سیّد جاوید حسین شاہ فیصل آباد، مولانا محبّ اللہ لورالائی، حضرت مولانا صاحبزادہ نجیب احمد خانقاہ سراجیہ، مولانا سیّد ہدایت اللہ شاہ مانسہرہ، حضرت مولانا عبدالرحمٰن خان دارالعلوم اسلامیہ لاہور، مولانا مفتی خالد محمود اقرأ روضۃ الاطفال کراچی، جناب رضوان نفیس لاہور، مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر، مولانا عبدالمجید فاروقی شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام چوک سرور شہید۔

چوتھی نشست: ۲۳؍اکتوبر بروز جمعۃ المبارک، ۱۰ بجے صبح، **صدارت:** مولانا مفتی حسن مدظلہ لاہور، **تلاوت:** قاری احسان اللہ فاروقی، **نعت:** عبدالقیوم لاہور، جاوید انور کرک، عمر خطاب مانسہرہ، جناب اطہر ہاشمی ہری پور ہزارہ۔

بیانات: مولانا محمد ساجد مبلغ مجلس بھکر، مولانا ممتاز احمد متعلم مدرسہ ہذا، مولانا توصیف احمد مبلغ مجلس حیدر آباد نے فتنۂ گوہر شاہی کے متعلق بیان کیا، مولانا مختار راجہ مبلغ میرپور خاص، جناب زاہد معاویہ محمد فرمان اللہ، مولانا ڈاکٹر دین محمد فریدی بھکر موصوف ہمارے سابق مبلغ مولانا محمد علی صدیقیؒ کے والد محترم اور بھکر میں تحریک ختم نبوت کے جرنیل ہیں، مسلم جان نقشبندی، مولانا محمد عارف شامی مبلغ مجلس گوجرانوالہ، مولانا عبدالسلام مبلغ مجلس گلگت، مولانا عادل خورشید مبلغ آزاد کشمیر، مولانا عبدالرزاق کوئٹہ، مولانا تجمل حسین مبلغ نواب شاہ، ڈاکٹر عبدالقادر شاہین بہاولنگر، مولانا قاری محمد طارق امیر مجلس ڈیرہ اسماعیل خان، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی مبلغ مجلس لاہور، طلبا تخصص فی الافتاء و علوم ختم نبوت دورۂ حدیث شریف کے طلبا کرام، وہ طلبا جنہوں سے حفظ مکمل کیا، دستار بندی حضرت خاکوانی، مولانا محبّ اللہ لورالائی، مولانا مفتی محمد حسن، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد اور محمد اسماعیل شجاع آبادی

نے کرائی۔

آخری نشست: بعد نماز جمعہ ۲۳؍اکتوبر ۲۰۲۰ء، صدارت: حضرت اقدس مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم العالیہ، تلاوت: قاری محمود احمد فیصل آباد، نعت: جناب سیّد سلمان گیلانی، حاجی خالد محمود اوکاڑہ، جناب عبداللہ ابن عمر ٹیکسلا۔

مقررین: حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی امیر مجلس پشاور، حضرت مولانا مفتی راشد مدنی مبلغ رحیم یار خان، جناب عبداللہ گل ابن جنرل حمید گلؒ مذکورہ تینوں حضرات نے پچھلی نشست میں خطاب کیا، محمد اسماعیل شجاع آبادی ملتان، حضرت اقدس حافظ ناصرالدین خاکوانی مرکزی نائب امیر، حضرت مولانا کریم بخش مہتمم جامعہ عمر بن خطاب ملتان۔

مہمانانِ خصوصی: مفتی ضیاء اللہ، مولانا ابراہیم ادھی سرائے نورنگ، حضرت ناظم اعلیٰ صاحب، مولانا حبیب اللہ احمد، مولانا سیف اللہ احمد فرزندان مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی جھنگ، مولانا قاری محمد یٰسین فیصل آباد، صوبیدار اللہ رکھا کوٹلہ ارباب علی خان، قاری محمد اسلم نوشہرہ، مولانا کریم بخش مدظلہ کے اختتامی بیان اور دعا سے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

☆☆......................☆☆

خیبر پختونخواہ میں
مولانا قاضی احسان احمد کی دعوتی مصروفیات

شبقدر.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل شبقدر کے زیر اہتمام سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر منعقدہ بتاریخ ۲۲، ۲۳؍اکتوبر ۲۰۲۰ء کی تیاری کے سلسلے میں مختلف مقامات پر ختم نبوت پروگرامز کا انعقاد کیا گیا۔ جس کے مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد تھے۔

مولانا قاضی احسان احمد صاحب ۱۵؍اکتوبر ۲۰۲۰ء کو سالانہ ختم نبوت کانفرنس مردان میں شرکت کے بعد رات شبقدر تشریف لائے۔ رات کا قیام و آرام مولانا محمد یاسر حقانی کے پاس تھا۔

۱۶؍اکتوبر ۲۰۲۰ء بروز جمعہ موضع پنڈیالی ضلع مہمند میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ حضرت قاضی صاحب نماز جمعہ سے پہلے وہاں تشریف لے گئے۔ نماز جمعہ ''احمد کور'' میں ادا کی۔ نماز جمعہ کے بعد موضع ''قاسم ٹبر'' میں ختم نبوت کانفرنس کا آغاز ہوا، جس میں مولانا قاضی صاحب نے خصوصی خطاب کیا۔ آپ کے علاوہ کانفرنس سے مولانا میاں ایاز احمد حقانی، مولانا مفتی طاہر اللہ درویش، مولانا گلاب نور اور عبدالمعبود حقانی نے بیانات کئے۔ واپسی میں شبقدر غازی آباد میں جمعیت علماء اسلام کے رہنما طارق زیب کے والد محترم کی وفات پر تعزیت کی۔

۱۷؍اکتوبر ۲۰۲۰ء بروز ہفتہ صبح شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد عبداللہ شاہ دامت برکاتہم کی ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ ان سے حضرت الحاج سیّد رحیم شاہ باچا کی وفات پر تعزیت کی اور طلباء سے بیان بھی کیا۔ اسی دن بعد نماز ظہر جامع مسجد اوچہ ولہ میں مولانا محمد یونس خان کی زیر صدارت منعقدہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی۔ مولانا قاضی صاحب نے خصوصی بیان فرمایا آپ کے علاوہ حضرت مولانا مفتی طاہر اللہ درویش اور عبدالمعبود حقانی نے بھی بیانات کئے۔ اختتامی دعا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل شبقدر کے امیر حضرت مولانا میاں ایاز احمد حقانی نے فرمائی، بعد نماز عصر یوسی ماموں خٹکی کے زیر اہتمام موضع ناگمان میں منعقد ختم نبوت کانفرنس میں شرکت اور خطاب فرمایا۔

۱۸؍اکتوبر ۲۰۲۰ء صبح دس بجے جامعہ آل سیّد المرسلین میں مولانا قاری واجد علی اور ان کے ساتھیوں کی دعوت پر تشریف لے گئے اور بیان فرمایا۔ بیان کے بعد موضع ماہزارہ میں حضرت مولانا پروفیسر سیّد سعید اللہ جان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، نماز ظہر کے بعد شبقدر سمندر خیل میں حضرت مولانا کفایت اللہ مدظلہ کے زیر سرپرستی ختم نبوت کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ نماز مغرب کے بعد کالگڑہ میں حضرت مولانا سجان الدین مرحوم کی مسجد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا ایاز احمد حقانی نے کی۔ مولانا قاضی صاحب نے ختم نبوت کے موضوع پر تفصیلی اور ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔

آپ سے پہلے حضرت مولانا مفتی طاہر اللہ درویش اور عبدالمعبود حقانی نے بھی بیانات کئے۔ مولانا قاری فضل امین شاہ نے نعت خوانی کی۔ ان تمام پروگراموں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل شبقدر کے اراکین عاملہ مولانا سیّد شاہ گیلانی، مولانا محمد یاسر حقانی، مولانا مفتی منصف حقانی، میاں اشفاق احمد اور سیّد شبیر احمد باچا نے خصوصی شرکت کی۔ پشاور روانگی سے قبل موضع اوچہ ولہ شیخان میں دفتر ختم نبوت شبقدر کے خادم شمس العارفین کے والد محترم کی تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔ اسی رات ۱۲ بجے مولانا قاضی احسان احمد صاحب پشاور سے فیصل آباد کے لئے روانہ ہوگئے۔

(رپورٹ: مولانا محمد یاسر حقانی)

حضرت مولانا پروفیسر عبداللطیفؒ

جوہر آباد ضلع خوشاب

صاحبزادہ حافظ محمد عثمان غنی

میرے والد گرامی حضرت مولانا عبداللطیفؒ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے مرید خاص حضرت حافظ محمد حسن صاحبؒ کے ہاں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم مدرسہ سراج العلوم سرگودھا سے حاصل کی۔ جہاں حضرت مفتی شفیع صاحب گنجپائی، صاحبزادہ مفتی احمد سعید، استاذ خدا بخش بھیرویؒ (شاگرد خاص حضرت مفتی کفایت اللہ دہلویؒ) جیسے حضرات کی شاگردی کا شرف تلمیذ حاصل رہا۔ بعدازاں جامعہ اشرفیہ لاہور میں دورۂ حدیث تک اپنی تعلیم مکمل کی۔ حضرت مولانا رسول خانؒ، مفتی جمیل احمد تھانویؒ مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، مولانا حامد میاںؒ جیسے نامور حضرات سے شاگردی کا شرف حاصل رہا۔ چند علوم میں حضرت سیّد احمد شاہ بخاریؒ سے مہارت حاصل کی۔ تفسیر القرآن سے خصوصی قلبی لگاؤ رکھتے تھے۔ ۷ سے زائد مرتبہ مختلف جید اور نامور علماء سے دورۂ تفسیر القران پڑھا۔

علم باطنی کے لئے پہلی بیعت حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے کی۔ ان کی وفات کے بعد حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ سے بیعت کا تعلق قائم کیا۔ حضرت کے حکم سے جامع مسجد مولانا احمد علی لاہوری اچھرہ سے درسِ قرآن کا آغاز کیا، دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم میں بھی مشغول رہے۔ شماریات جیسے مشکل مضمون میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے نمایاں نمبروں سے ایم اے کا امتحان پاس کیا۔ گورنمنٹ کالج اٹک سے اپنی ملازمت کا آغاز کیا، اس وقت کالج میں حضرت مولانا قاضی زاہدالحسینی خلیفہ مجاز مولانا احمد علی لاہوریؒ کے حکم سے درسِ قرآن کا آغاز کیا۔

عرصہ دو سال تک درس و تدریس کے ساتھ کالج میں بھی ملازمت رہی۔ بعدازاں جوہر آباد خوشاب میں دینی ادارہ مدرسہ کاشف العلوم کی بنیاد رکھی۔ مدرسہ کا سنگ بنیاد حضرت مولانا عبداللہ درخواستیؒ کے مبارک ہاتھوں سے رکھوایا، کچھ عرصہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ سے بیعت کا تعلق رہا۔ حضرت شیخ الحدیث نے اپنے دستخطوں سے روایت حدیث کی خصوصی اجازت کا شرف بھی بخشا۔ اجازت نامہ عربی زبان میں ہے، تحریر مولانا نذیر احمدؒ کی اور مہر و دستخط حضرت شیخ الحدیثؒ کے ہیں۔ جس کی کاپی ابھی تک موجود ہے۔

حضرت شیخ الحدیثؒ کی وفات کے بعد حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ سے بیعت کا تعلق قائم کیا۔ حضرت بہت شفقت فرماتے کئی مرتبہ حضرت مدرسہ میں تشریف فرما رہے۔ حضرت خواجہؒ کی وفات کے بعد حضرت کے جانشین مولانا محبّ اللہ دامت برکاتہم کے ساتھ محبت، اُنس کا خصوصی رشتہ قائم ہوا۔ یہ تعلق وقت کے ساتھ ساتھ مضبوط اور گہرا ہوتا گیا، یہی وجہ ہے کہ حضرت بہت کثرت سے مدرسہ میں تشریف فرما ہوتے۔

مدرسہ، مسجد کے ساتھ ساتھ گورنمنٹ ڈگری کالج جوہر آباد میں ملازمت کرتے رہے۔ کالج میں ۳۵ سال تک درسِ قرآن مجید بھی دیا۔ علمائے اہل سنت دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث کو متحد رکھنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے۔ وفاق العلماء اہلسنت ضلع خوشاب آپ ہی کی کاوشوں کا نتیجہ تھا، جس نے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کو ایک طویل عرصہ تک آپس میں جوڑے رکھا جس کا مرکزی دفتر آپ ہی کے قائم کردہ ادارہ میں رہا۔

گورنمنٹ ڈگری کالج میں ایک وسیع و عریض مسجد آپ ہی کی کاوشوں سے تعمیر ہوئی۔ ایک عرصہ تک اس کا انتظام و انصرام آپ ہی کے ذمہ رہا۔

دین کے ہر شعبہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے، کئی سالوں تک تبلیغی جماعت میں سہ روزہ، چلہ لگانے کا اہتمام رکھا۔ تبلیغی مرکز جوہر آباد اور مستورات کے ہفت روزہ بیانات میں آپ کے بیان کو بہت اہتمام سے سنا جاتا تھا۔ اپنے مدرسہ میں آنے والی جماعتوں کی ضیافت بہت شوق اور جذبہ سے کرتے۔ تبلیغ کے ساتھ جہاد کو بھی فوقیت دیتے۔ مزید برآں ناموس رسالت، ناموس صحابہ کرام کی خاطر جیل بھی جانا پڑا اور کئی مرتبہ جھوٹی ایف آئی آر کا سامنا بھی کرنا پڑا۔

۱۹۸۲ء میں خوشاب کو جب ضلع کا درجہ دیا گیا، اسی وقت سے ہی آپ ممبر امن کمیٹی ضلع خوشاب منتخب ہوئے۔ سال ہا سال تک امن کمیٹی کے اجلاسوں میں نہایت مضبوط اور مدلل دلائل

کے ساتھ اہل سنت والجماعت کی نمائندگی فرماتے رہے۔ جامع مسجد مولانا احمد علی لاہوری اچھرہ میں آغاز سے جامع مسجد مدرسہ کاشف العلوم تک، امامت، خطابت، درس و تدریس اہتمام تک ساری زندگی فی سبیل اللہ اپنی خدمات سرانجام دیں۔

تقویٰ کا بہت زیادہ اہتمام کرتے، مشتبہ مال سے بچنے کی کوشش کرتے۔ شادی بیاہ، دینی مدارس کے جلسوں، تبلیغی اجتماعات تک میں کھانا نہیں کھاتے تھے۔ نکاح پڑھاتے وقت اگر کوئی کیمرہ یا تصویر بنانے والا موجود ہوتا نکاح نہ پڑھاتے۔ ڈانٹ کر کیمرہ والے کو مجلس سے نکال دیتے۔ نکاح پڑھانے کی کوئی فیس نہ لیتے، دوران سفر کبھی ہوٹل سے کھانا نہ کھاتے بھنے ہوئے چنے یا کوئی خشک چیز ہمراہ رکھتے۔

جھوٹ اور غیبت، فحش گوئی، گالی جیسی لغویات میں ملوث ہونے کا کوئی بھی عینی شاہد نہیں ملے گا۔ اپنے بیانات میں عقیدۂ قادیانیت کا تعاقب ہمیشہ کرتے، خطبہ جمعہ میں کثرت سے اس فتنہ کی سرکوبی کرتے۔ علاقہ تھل میں جنازہ پڑھاتے وقت باقاعدہ یہ اعلان کرتے کہ جب تک کوئی قادیانی جنازہ میں موجود رہے گا، اس وقت تک جنازہ نہ پڑھاؤں گا اور قادیانیوں کو جنازہ گاہ سے نکل جانے کا حکم دیتے۔ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں شرکت کو لازمی سمجھتے اور احباب کے ہمراہ ضرور شریک ہوتے۔ اکابرین ختم نبوت سے بہت محبت، عقیدت اور احترام سے پیش آتے۔ ختم نبوت کے حوالہ سے شائع ہونے والی کتب فوراً خرید لیتے ہفت روزہ ختم نبوت کے سالہا سال سے قاری تھے۔ بعدازاں ماہانہ لولاک کا مطالعہ بھی بڑے شوق اور اہتمام سے کرتے۔ شیرانوالہ، ڈھڈیاں شریف، خانقاہ سراجیہ، موسیٰ زئی شریف اہتمام سے گاہے بگاہے حاضری دیتے۔

سیاسی وابستگی جمعیت علماء اسلام مولانا سمیع الحقؒ گروپ سے رہی۔ کئی دفعہ ضلعی امیر بھی رہے، لیکن مولانا فضل الرحمٰن کا تذکرہ بہت احترام سے کرتے۔ نماز باجماعت اور تکبیراولیٰ کا بہت اہتمام کرتے، جس کی وجہ سے سال ہا سال تک تکبیراولیٰ فوت نہ ہوتی تھی۔ ہر سال مسنون اعتکاف ضرور کرتے۔ تقریباً ۶۰ سے زائد مرتبہ مسنون اعتکاف کیا، چند سالوں سے دل، شوگر کے عارضہ میں مبتلا تھے، چندروز قبل فالج کا حملہ ہوا۔ آخری وقت تک تسبیح ہاتھ میں موجود رہی اور ذکراذکار میں مشغول رہے۔ ۴/اکتوبر۲۰۲۰ء بعد نماز مغرب انتقال ہوا، اگلے دن ۵/اکتوبر صبح ۹ بجے جامع مسجد بلاک نمبرا صدیق اکبر پارک میں ہزاروں کے مجمع نے مولانا اظہارالحسن صاحب کی اقتدا میں نماز جنازہ ادا کی۔ علماء کرام کی بہت بڑی تعداد جنازہ میں موجود تھی۔ مولانا محبّ اللہ دامت برکاتہم نے جنازہ کے لئے مولانا اظہارالحسن کی تشکیل فرمائی۔ مقامی قبرستان میں جہاں آپ کے والدین مدفون ہیں، تدفین عمل میں لائی گئی۔ آپ کے بڑے بیٹے حافظ عثمان غنی (راقم) جن کو آپ نے اپنی زندگی میں ہی جانشین نامزد کردیا تھا، آپ کے مشن کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ آمین۔ ☆☆

صوفی احمد بخش چشتیؒ کی قبر پر حاضری .... مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

صوفی احمد بخش چشتی ملک کے نامور نعت خوان تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوئی کانفرنس ایسی نہیں ہوتی تھی جس میں مرحوم اپنے خداداد فن نعت خوانی سے عوم کو محظوظ نہ کرتے ہوں۔ حتی کہ عیدین کے موقع پر ایثار و قربانی سے کام لے کر دونوں عیدیں مولانا خدا بخشؒ کی معیت میں چناب نگر میں ادا فرماتے۔ ان میں خوبی یہ تھی کہ نظریاتی نعت خواں تھے، جہاں جو مرض ہوتا اس کے خلاف اپنی نعتوں، نظموں اور حمد و توحید کا جادو جگاتے۔ نیز وہ ان نعت خوانوں میں سے تھے جو خطیب سے پہلے نعتیں پڑھ پڑھ کر لوگوں کو جمع کرتے اور بے لوث ثنا خوان تھے، نعت خوانی قربِ خداوندی، شفاعتِ محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا ذریعہ سمجھتے۔ چناب نگر اور اس سے پہلے چنیوٹ کی مرکزی کانفرنسوں میں چھپھاتے۔ ان کے بڑے بھائی صوفی محمد بخشؒ چشتی تھے، جن کی آواز ان سے بھی اچھی تھی۔ رفقاء نے ان کا ایک واقعہ سنایا کہ قلعہ دیدار سنگھ میں اشاعتی حضرات کے مدرسہ کا تین روزہ جلسہ تھا، ہر نشست سے پہلے اعلان ہوتا تشریف لاتے ہیں صوفی محمد بخش چشتی جو حمد، توحید، الوہیت، وحدانیت باری تعالیٰ پر نظم پیش فرمائیں گے۔ آخری نشست میں آخری خطاب حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ کا تھا۔ صوفی محمد بخش کا اعلان ہوا تو ہاتھ جوڑ کر شیخ القرآن سے کہا: سائیں! اجازت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے لوں؟ شیخ نے فرمایا: ہاں میاں، ضرور! صوفی احمد بخشؒ نے ملھوآنہ موڑ جھنگ میں مدرسہ بنایا، جس کا عجیب نام رکھا۔ ''چشتی ماڈل فارم'' ان کی وفات ۲/اپریل ۲۰۰۰ء میں ہوئی، اس وقت ان کی عمر ۶۵ سال تھی، ملک کے معروف ثنا خواں جناب طاہر بلال چشتی ان کے فرزند ارجمند ہیں۔ ان کے قائم کردہ ادارہ کا نام سلطان المدارس اپنے دادا کے نام پر رکھا ہے۔ ۱۴/اکتوبر قبل از دوپہر ان کی قبر پر حاضری دی۔ فاتحہ پڑھی اور ان کو ایصال ثواب کیا۔

خاکوں کی خاک

مفتی عبدالصمد ساجد

حال ہی میں فرانس میں وہاں کے صدر میکرون کے حکم پر رحمتِ کائنات سرورِ دو عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں سخت توہین کی گئی ہے، حضور رحمۃ للعالمین کے توہین آمیز خاکے اور کارٹون بنا کر کھلم کھلا دیواروں پر چسپاں کئے گئے ہیں، جس پر مسلم دنیا میں سخت اضطراب، کرب اور ہیجان پایا جانا فطری عمل اور عین تقاضائے دین وشریعت ہے، اس گستاخانہ عمل کی توہین دنیا کے کسی دین و مذہب اور کسی قانون میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عزت کی حفاظت ہر مسلمان اور کلمہ گو کا سرمایہ ہے، دنیا وآخرت میں ہمارا کل آسرا اور آخری ٹھکانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات ہے، اپنی جان، مال، عزت وآبرو، ماں باپ، تمام انسانیت اور کائنات کی ہر چیز سے زیادہ محبوب اور پیارے ہمیں ہمارے محبوب نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، وہی ہمارے ماویٰ وملجا اور ایمان ومحبت کے محور ومرکز ہیں، قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اہلِ ایمان کو ان کی جانوں سے زیادہ عزیز اور محبوب ہے۔ (الاحزاب:6) اس وقت تک ہم اپنے ایمان کو نامکمل سمجھتے ہیں جب تک دنیا اور اس کی ہر چیز سے زیادہ محبت حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ہوجائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے اس کے والدین، اولاد اور تمام انسانیت سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں (صحیح بخاری) یہی محبتِ نبوی تمام اہل ایمان کا سرمایہ اور نجات کا اصل سہارا ہے، یہی وجہ ہے کہ جب رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابیؓ سے فرمایا کہ تمہارا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تمہیں محبت ہے تو اس صحابیؓ کی محبت کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا اور صحابہؓ فرماتے تھے کہ ہمیں تمام حیات کسی چیز پر اس قدر خوشی نہیں ہوئی جتنی خوشی سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملنی والی اس بشارت پر ہوئی۔ (صحیح مسلم:2639) بقول علامہ اقبالؒ:

کی محمد سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضرت رسول پاک سے اپنی جانوں سے زیادہ محبت کرتے تھے، میدانوں میں دیوانہ وار نعرے لگاتے تھے کہ: ''**فداک ابی و امی یارسول اللہ**'' اے اللہ کے رسول! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان۔ ''**وجھی لوجھک الوقاء و نفسی لنفسک الفداء**'' یارسول اللہ! ہمارے چہرے آپ کے چہرے کے سامنے ڈھال ہیں اور ہماری جانیں آپ کی جان کے تحفظ کے لئے قربان اور فدا ہیں۔ قیامت تک کا ہر مسلمان عشق و محبت کے اسی جذبہ سے سرشار ہے عملی کوتاہیوں کے باوجود کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان بھی حضور رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس پر کوئی حرف برداشت نہیں کرسکتا۔

خداوندِ عالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو بلند مقام ومرتبہ اور رفعتِ شان عطا فرمائی ہے اسے ذرہ برابر بھی کم نہیں کیا جاسکتا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''**ورفعنا لک ذکرک**'' (اے محبوب) ہم نے آپ کا ذکر اور شہرہ بلند کر دیا۔ (الم نشرح:4) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ومرتبہ آفتاب نیم روز کی طرح واضح اور روشن ہے جو سورج کی طرف تھوکے گا اس کا تھوک منہ پر پڑے گا، جو بدبخت بھی رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں ہرزہ سرائی اور دریدہ دہنی کرے گا، منہ کی کھائے گا، دنیا وآخرت میں مبغوض ٹھہرے گا، عذاب الٰہی اور انتقام خداوندی کا مستحق ہوگا، ایسے دریدہ دہنوں سے حق جل شانہ خود نمٹتے ہیں، چنانچہ ارشاد فرمایا: بے شک آپ کی طرف سے آپ کا استہزاء اور مذاق بنانے والوں سے نمٹنے کے لئے کافی ہیں (الحجر:95) دوسرے مقام پر حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے ایسا عذاب تیار کر رکھا ہے جو ذلیل کرکے رکھ دے گا۔'' (الاحزاب:57)

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اور بقول کسے:

خاک ہو جائیں گے خاک کے وہ بنانے والے
خود مٹیں گے وہ تیرا نام مٹانے والے

فرانس میں ہونے والے اس دل دوز اور افسوسناک واقعہ پر مسلمانانِ عالم زخمی دلوں کے ساتھ اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعشق کا مظاہرہ کررہے ہیں اور اس گستاخی کے ردِعمل میں مقدور بھر حصہ ڈال رہے ہیں، دنیائے اسلام اس پر شدید احتجاج کررہی ہے، کئی اہم مسلم شخصیات نے شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے اور مسلم امہ سے اپیل کی ہے کہ وہ فرانس سے معاشی و سفارتی بائیکاٹ کریں، چنانچہ ترکی کے غیور صدر رجب طیب اردگان نے دوٹوک الفاظ میں کہا ہے کہ: ''آقا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے کھلے عام عمارات پر آویزاں کرنا انتہائی مذموم اور توہین آمیز حرکت ہے، یہ آزادی نہیں، اسلام دشمنی ہے۔ یورپی فاشزم ایک نئے مرحلے میں داخل ہوگیا ہے'' اور کہا کہ: ''میں اپنی قوم سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ فرانس کی مصنوعات نہ خریدیں۔''

شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم نے اپنے ٹویٹ پیغام میں فرمایا ہے کہ: ''سرور دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف فرانس اور اس کے صدر کی کمینگی کے بعد کیا ہم اب بھی فرانس کی مصنوعات کی خرید وفروخت استعمال اور درآمد جاری رکھیں گے؟ ان دولت کے پجاریوں کو سبق اسی وقت ملے گا جب عالَم اسلام ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرے گا، یہ کم سے کم ردِعمل ہے جو ہم دے سکتے ہیں۔'' نیز انہوں نے ایک چینل پر صحافی سے بات کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ پاکستان کو فرانس سے سفارتی تعلقات ختم کردینے چاہئیں اور یہ ابتدائی درجے کا ردِعمل ہے۔

جمعیت علماء اسلام پاکستان کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے کہا ہے کہ: ''مسلم قوم ایسے گستاخوں کے منہ پر تھوکنا چاہتی ہے۔''

مولانا طارق جمیل صاحب فرماتے ہیں کہ: ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اطہر میں گستاخی سے ہر مسلم کا دل غم وغصہ سے بھرا ہوا ہے۔ امت مسلمہ سے گزارش ہے کہ بائیکاٹ کی تحریک کا حصہ بن کر ہر صاحبِ ایمان ان مادہ پرستوں کی معیشت پر اک کاری ضرب کا حصہ بنے، اپنے دائرے میں ہر فرد اس بائیکاٹ کو یقینی بنائے۔''

اس لئے اس موقع پر مسلم ممالک کی قیادت کو فرانس کے خلاف ایسا اقدام کرنا چاہیے کہ وہ آئندہ ایسی کسی بھی یاوہ گوئی سے باز رہے نیز ہر مسلمان کو فرانسیسی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کرنا چاہئے، جیسا کہ قطر، یمن، ترکی اور کویت سمیت کئی مسلمان ممالک کے باحمیت مسلمانوں نے بھرپور بائیکاٹ کیا ہے۔

جہاں تک اس گستاخی کا تعلق ہے تو اس سے بدرِ نبوت کی تابانی وضوفشانی میں کوئی فرق نہیں آسکتا، بقول سیّد فہیم ترمذی:

چمگادڑوں کی ٹوک سے سورج کو کیا ضرر
کتوں کے بھونکنے سے بجھا ہے کبھی قمر؟
اندھا ہزار کہتا رہے دن کو رات ہے
کیا مان لے گا اس کی کوئی صاحبِ نظر
خوشبوئے مشک خود ہے سند اپنے مشک کی
خورشید خود دلیل ہے اپنی اے بے خبر
نیچا دکھا سکیں گے نہ رب کے حبیب کو
دنیا کے سب خبیث بھی یک جان ہوں اگر
ان کا وقار بڑھتا رہے گا یونہی فہیمؔ
خاکوں کی خاک اڑتی رہے گی نگر نگر

☆☆..................☆☆

حافظ نیاز احمدؒ کھرڑیانوالا ....مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حافظ نیاز احمد کھرڑیانوالہ میں اہل حق کے نمائندہ تھے۔ ان کے لب ہر وقت تلاوت قرآن سے رطب اللسان رہتے، دیکھنے والے بتلاتے ہیں کہ انہیں جس وقت بھی دیکھا ان کے لب متحرک نظر آئے۔ ایک مرتبہ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کسی پروگرام سے فارغ ہوکر کھرڑیانوالہ تشریف لائے۔ حافظ صاحبؒ سے فرمایا کہ یہاں اہل حق کا کوئی مرکز نہیں؟ آپ زمین خرید کر مرکز بنائیں۔ حافظ صاحبؒ نے ۱۲ مرلہ زمین خریدی، اس کی رقم مولانا جالندھریؒ نے بھجوائی۔ جب مسجد تیار ہوگئی تو بریلوی دوستوں نے قبضہ کرلیا۔ حافظ صاحب نے لڑنا جھگڑنا مناسب نہ سمجھا اور ۲۴ مرلہ زمین خریدی اور مجلس کے نام کرائی۔ آج وہاں خوبصورت مسجد ''جامع مسجد ختم نبوت'' کے نام سے قائم ہے۔ ان کے فرزندانِ گرامی مسجد کی تعمیر و توسیع، آرائش وزیبائش میں مصروف نظر آتے ہیں۔ کئی سال سے مذکورہ بالا مسجد کے خطیب ہمارے استاذ جی حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی نوراللہ مرقدہ کے شاگرد رشید مولانا فاروق احمد میلسوی ہیں، جو راجپوت فیملی سے تعلق رکھتے ہیں۔ بہادر اور جرأت مند عالم دین ہیں، جو اپنوں اور پرائیوں کا مقابلہ کرتے رہتے ہیں۔ یہی مسجد اب ختم نبوت کا مرکز ہے۔ مولانا فاروق احمد ہروقت مبلغین ختم نبوت کے لئے دیدہ ودل فرش راہ کئے رکھتے ہیں۔ حافظ نیاز احمدؒ جب تک زندہ رہے، مسجد کا انتظام وانصرام سنبھالے رکھا۔ ۴؍ستمبر ۲۰۰۴ء کو انتقال فرمایا۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزندان گرامی اور رفقاء کرام نے پرانی مسجد گراکر خوبصورت مسجد تعمیر کی۔ ۱۶؍اکتوبر جمعۃ المبارک کا خطبہ راقم نے دیا۔ جمعہ کی نماز کے بعد ان کے فرزند اور رفقاء اور پوتوں سے ملاقات ہوئی۔ اللہ پاک اس مرکز کو قیامت تک آباد وشاداب رکھیں۔ آمین۔

فتنۂ قادیانیت کی مختلف شکلیں

سیّد ساجد شاہ

مختلف شکلوں میں قادیان کے مرزائی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ پوری دنیا کے اندر اس فتنے کے آٹھ بڑے گروپس (سبز احمدیت، احمدیت، اصلاح پسند، لاہوری گروپ صحیح السلام، المسلین، حقیقی، انوار السلام) ہیں۔ ہر فرقہ اسلام کی آڑ میں اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنے کے چکر میں ہے اور دولت وشہرت حاصل کرنے کے لئے دین اسلام کا نام لے کر مسلمانوں کے عقائد خراب کر رہا ہے اور ان کے احساسات و جذبات سے کھیل رہا ہے۔ قادیانی باقی کچھ بھی نہ کریں تو بھی مسلمانوں کو آپس میں لڑانے اور ان کے ایمان کو شک میں ڈالنے کے لئے ہر حربہ استعمال کرتے ہیں۔ اس کام کے لئے جہاں ضرورت ہو پیسہ استعمال کرتے ہیں اور کہیں پر اثر و رسوخ، کیونکہ ہر دور کے اندر اسمبلی اور اسمبلی سے باہر مختلف اعلی عہدوں پر قادیانی بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس بار قادیانی کمیشن میں شامل کرنے کا مطالبہ اگر ۶ وزیروں نے کابینہ میں کیا، جسے سوشل میڈیا پر پیر نورالحق قادری وفاقی وزیر مذہبی امور کے ذریعے ندیم ملک نے آشکار کیا تو اس سے معاملے کی نزاکت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ یہ لوگ قادیانیوں کے حق میں ہیں مگر میں ان کے نام نہیں بتا سکتا۔ پچھلے ڈیڑھ سو سال سے انگریزوں اور یہودیوں کی گود میں پلنے والے قادیانی ہر بار مختلف شکل میں کسی ایک فتنے کو کھڑا کر دیتے ہیں۔ چونکہ یہ لوگ بدقسمتی سے ربوہ پنجاب میں ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان میں پیدا ہوئے، اس لئے یہ لوگ اپنے آپ کو پاکستان کا شہری کہتے ہیں۔ اگرچہ پاکستان کے آئین کو نہیں مانتے مگر پاکستان توڑنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ کچھ عرصہ پہلے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے سامنے ایک قادیانی کو پیش کیا گیا جس نے اپنے ساتھ ہونے والے ظلم کی کہانی سنائی اور پاکستان کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کیا، حالانکہ اس بے چارے کو کون بتاتا کہ اس ملک کے ایک منتخب وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے جب قادیانیت کے بل پر دستخط کئے اور اسے کہا گیا کہ قادیانی کہہ رہے ہیں کہ اس کو قادیانیت کی سزا ملی، کیونکہ اسے پھانسی ملنے والی ہے تو بھٹو نے کہا میں ایک گنہگار شخص ہوں، میں اگر اپنے اللہ اور پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی ایک حجت اپنی بخشش کی لے جا سکتا ہوں تو وہ میرا یہ کارنامہ ہوگا۔ قادیانیت کے پرچار میں شامل احمدی طبقہ دنیا کو باور کرانے کی کوشش میں لگے ہیں کہ وہ اصل مسلمان ہیں۔ اگرچہ دنیا میں بھی جہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سپاہی اور غلام موجود ہوں، وہ قادیانیت کے نام سے نفرت کرتے ہیں۔ اس کے باوجود یہ لوگ احمدیت کے پرچار سے توبہ تائب نہیں ہوتے، حالانکہ پاکستان کے آئین کے مطابق انہیں کب کا کافر قرار دیا جا چکا ہے۔ اپنی سر توڑ کوشش کر کے یہ لوگ ہمیشہ اپنے مشن کے لئے یورپ کا انتخاب کرتے ہیں۔ حلیہ مسلمانوں کا بنا کر دھوکا دیتے ہیں۔ جرمنی، فرانس، ہالینڈ اور امریکا میں ان کے بڑے بڑے دفاتر اور عبادت گاہیں ہیں، لائبریریاں اور اسٹیڈی سینٹرز ہیں جہاں احمدی اپنے چندے سے پروگرامز چلاتے ہیں۔ یہ ان کا آبائی دھندہ ہے جس سے لوگ ان کی باتوں میں آتے ہیں۔ انگریزوں، یہودیوں اور ہندو لابیز ان کو ہر قسم کی سپورٹ دیتی ہیں تاہم جب کوئی ان کو سنتا ہے تو کافر قرار دینے میں دیر نہیں کرتا، جیسے ۱۹۹۷ء میں ساؤتھ افریقا میں مسلمانوں نے قادیانی مردے کو اپنے قبرستان میں دفنانے کی اجازت نہیں دی۔ مرزائیوں نے مقدمہ دائر کیا، جس پر دونوں فریقین کے دلائل سننے کے بعد سپریم کورٹ کے عیسائیوں اور یہودی ججز پر مشتمل جیوری نے قادیانیت کو اسلام سے الگ مذہب قرار دے کر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ پاکستان میں وہ اپنا پرچار نہ کھل کر کر سکتے ہیں اور نہ بند کمرے کے اندر، کیونکہ یہاں ہر مسلمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سپاہی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر

مرمٹنے کو تیار ہے۔ جہاں تک اس فتنے کا تعلق ہے تو اس میں مسلمانوں نے کئی بار جان کی قربانیاں دی ہیں۔ ان کے خلاف تو ایک بار مولانا عبدالستار نیازی اور سید ابوالاعلیٰ مودودی کو پھانسی کی سزا سنائی گئی مگر عقیدہ رسالت پر یقین رکھنے والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کسی گستاخی کو کبھی معاف نہیں کرتے تب جا کر جب بات کھل کر سامنے آجاتی ہے تو انہیں سپورٹ کرنے والے طاقتور ہونے کے باوجود بھی خاموش ہو جاتے ہیں۔ جب یہ فتنہ ۱۹۷۰ء کی دہائی میں اٹھا تو مجبور ہو کر مسلمان علماء کرام میدان میں کود پڑے اور بات دلائل کے ساتھ کہنے، سننے اور ثابت کرنے پر آئی، قومی اسمبلی کے اندر باقاعدہ بل پیش کیا گیا اور قادیانیوں کے پیشوا مرزا ناصر قادیانی کو کہا گیا کہ وہ اپنا موقف پیش کریں۔ اس کے مقابل مولانا مفتی محمود آئے۔ فیصلہ ہوا کہ سوالات مفتی محمودؒ کریں گے اور جواب مرزا ناصر قادیانی دے گا۔ پہلا سوال مفتی محمودؒ نے پوچھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں آپ کا کیا عقیدہ ہے؟ مرزا قادیانی نے جواب دیا کہ وہ امتی نبی تھے، امتی نبی کے معنی ہیں کہ امت محمدیہ کا فرد جو آپ کی اتباع کی وجہ سے نبوت کا مقام حاصل کرلے۔ مفتی صاحب نے پوچھا مرزا پر وحی آتی تھی؟ اس نے کہا: ہاں! آتی تھی۔ مفتی صاحب نے پھر پوچھا اس میں خطا کا کوئی احتمال؟ جواب آیا بالکل نہیں۔ اگلا سوال تھا، مرزا قادیانی کہتا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا، خواہ اس کو میرا نام نہ پہنچا ہو وہ کافر ہے، پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے؟ مفتی صاحب نے کہا: اس عبارت سے تو ستر کروڑ مسلمان کافر ہیں؟ مرزا نے جواب دیا: کافر ہیں، لیکن چھوٹے کافر، دراصل دائرہ اسلام کی کئی کٹیگریاں ہیں، اگر بعض سے نکلا ہو تو بعض سے نہیں، ایک جگہ لکھا ہے جہنمی بھی ہے۔ اس سے اگلا سوال بہت نازک تھا کہ کیا قادیانی سے پہلے کوئی نبی آیا ہے جو آپ کے خیال میں امتی ہو، یعنی صدیق اکبرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ؟ مرزا نے کہا: نہیں! اس جواب پر مفتی صاحب نے کہا پھر تو مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد ہمارا عقیدہ ایک ہوا کہ ہم نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری پیغمبر مانتے ہیں اور آپ غلام احمد کو۔ یاد رہے ۱۳ دن قومی اسمبلی کے اندر یہ بحث چلتی رہی۔ جب فیصلے کی گھڑی آپہنچی تو ۲۲ اگست کو اپوزیشن کی طرف سے ۶ افراد پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی جس میں مولانا مفتی محمود، شاہ احمد نورانی، پروفیسر غفور احمد، چوہدری ظہور الٰہی، غلام فاروق، سردار مولا بخش سومرو اور حکومت کی طرف سے وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ مقرر ہوئے۔ ان دنوں بھی زیادہ تر جھگڑا لاہوری اور احمدی گروپ کے مابین تھا۔ مفتی محمود کا اصرار تھا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے جیسے سکھ، ہندو، عیسائی، پارسی، بدھ مت اور شیڈول کاسٹ اور پھر کہیں جا کر قادیانی غیر مسلم قرار پائے، مگر قادیانی بڑے چالاک اور ہوشیار لوگ ہیں۔ ان کا دھندہ بند ہوا، بزنس رک گیا اور شناخت ختم ہوئی۔ پھر اسلام اور پاکستان کے خلاف انہوں نے سازشیں شروع کیں۔ آئی لوٹومی نے اپنی کتاب اسرائیل پرو فائل میں انکشاف کیا ہے کہ ان کے ۶۰۰ پاکستانیوں کا تعلق قادیانی مذہب سے ہے اور ان میں تین سو خواتین بھی شامل ہیں۔ ان سب لوگوں نے کارگل کے واقعے میں پاکستان کی مخالفت میں کروڑوں فنڈز جمع کیے۔ اس بات کا انکشاف غلام احمد قادیانی کے پوتے مرزا مبارک احمد نے اپنی کتاب "Our Foreign Mission" میں کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو مسلمانوں کے نبی مگر انہیں پوری دنیا مانتی ہے، کیونکہ رحمۃ للعالمین ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ گنہیا لال گابا ایک ہندو بیرسٹر تھے، انہوں نے ۱۹۳۲ء میں اسلام قبول کرلیا اور ایک کتاب ''پیغمبر صحرا'' لکھی۔ ان کے قبول اسلام سے ہندوستان میں کھلبلی مچ گئی۔ انہیں گرفتار کر کے جھوٹا مقدمہ بنا دیا گیا، لیکن وہ اسلام پر ڈٹے رہے۔ ایک انگریز جج نے ڈیڑھ لاکھ (آج کے تقریباً چھ کروڑ) کے عوض ان کی ضمانت منظور کی۔ یہ بہت بڑی رقم تھی۔ مسلمانان ہند کی چندہ مہم کے باوجود اس کا بندوبست نہیں ہو سکا، ہر طرف خاموشی طاری تھی کہ اچانک سیالکوٹ کے ملک سردار علی عدالت پہنچے اور بڑی بے نیازی سے مچلکے بھر دیئے۔ لاہور کے ہندو ڈی سی نے ڈرایا، دھمکایا لیکن وہ نہ مانے۔ جب ڈی سی اصرار کرنے لگے تو ملک صاحب نے کہا یہ تو صرف ڈیڑھ لاکھ ہیں، میں پوری جائیداد دینے کے لئے تیار ہوں، میں کسی گابا کو نہیں جانتا، میں تو اپنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتا ہوں جو میرے خواب میں تشریف لائے اور مجھے حکم دیا کہ کوتاہی نہیں کرنا، کیونکہ اس نے میرے متعلق ایک کتاب لکھی ہے جو مجھے بے حد پسند ہے۔ تحقیق اور سائنٹفک ریسرچ میں امریکن اسکالر مائیکل ہرٹ نے انسانی چوٹی کے ۱۰۰ افراد "The 100" میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تہذیب پر زیادہ گہرا اثر چھوڑنے والی پہلی شخصیت قرار دیا ہے۔ ☆☆

تحریک ختم نبوت پر ایک تاریخی دستاویز

نابغہ وعبقری شخصیت کے مالک حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کو تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ایک جری، دلیر اور تہور پیشہ سپہ سالار کی حیثیت حاصل ہے۔ تقریر وتحریر ہو یا مباحثہ و مناظرہ، دونوں میں انہیں لاثانی خداداد ملکہ حاصل ہے۔ مطالعہ وتحقیق اور تصنیف وتالیف ان کے محبوب ومرغوب مشاغل ہیں۔

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کی نئی کتاب ’’تحریک ختم نبوت‘‘ نہایت مبسوط، مدلل، مربوط، جامع اور تحقیقی کتاب ہے۔ **۱۹۳۴ء کی ختم نبوت کانفرنس قادیان سے دسمبر ۲۰۱۹ء تک** تحریک ختم نبوت جن مراحل سے گزرتی رہی، اس کی لمحہ بہ لمحہ رپورٹ کو جمع کر دیا گیا ہے۔ دس ضخیم جلدوں کے ساڑھے چھ ہزار صفحات پر مشتمل قریباً ایک صدی کی عشق ومحبت کی داستان لازوال جو ایمان پرور، جہاد آفرین بھی ہے اور حقائق افروز بھی۔ اس کی ترتیب وتہذیب اور تالیف تدوین بڑی عرق ریزی، دقت نظر اور حسن عقیدت سے کی گئی ہے۔ انداز نگارش ایسا سحر انگیز ہے کہ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے جیسے مولانا خود ان تمام حالات وواقعات کے عینی شاہد ہیں۔

یہ کتاب کارکنانِ تحفظ ختم نبوت کے لئے ایک دستور العمل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں ایمان پرور واقعات، اکابرین کے ولولہ انگیز خطابات، پس پردہ حقائق، ہوشربا انکشافات، حکمرانوں کی قادیانیت نوازی اور مختلف اعلیٰ عدالتی فیصلوں کا بھرپور تذکرہ ہے، جس کے مطالعہ سے دلوں میں عقیدت ومحبت کی ایک برقی رو دوڑ جاتی ہے۔ دینی غیرت و حمیت کی ایسی پُرسوز وگداز کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ خون جوش مارتا اور آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ ایسی کیفیات اور احساسات کو جاننے اور سمجھنے کے لئے اس تاریخی کتاب کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب کارکنانِ تحفظ ختم نبوت کے لئے انمول سوغات اور سدا بہار گلدستہ ثابت ہوگی۔ مزید برآں اس اہم موضوع پر ریسرچ کرنے والے اسکالرز اور طالب علموں کے لئے بھی چراغ راہ کا کام کرے گی۔

مکمل سیٹ کی رعایتی قیمت صرف 2500 روپے

facebook amtkn313
WWW.AMTKN.COM
ameer@khatm-e-nubuwwat.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

REGD. SS. 160

تحریکِ ختم نبوّت

1934ء تا 2019ء

مکمل سیٹ دس جلدیں

ترتیب وتحقیق

شاہینِ ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مکمل سیٹ کی رعائتی قیمت صرف -/2500 روپے ہے

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان۔

061-4783486
0303-7396203

نوٹ: ملک بھر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر سے یہ سیٹ مل سکتا ہے